فیضِ مُتنبّی

نوٹ اُردُو

قصائد منتخبہ من دیوان المتنبّی

پسند فرمودہ

مولانا انتخاب عالم قاسمی

مہتمم جامعہ رشیدیہ بمہور، اعظم گڑھ، یوپی

مؤلف

مولوی عبداللہ اعظمی بمہوری

مکتبہ صوت القرآن دیوبند

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلات

نام کتاب : فیض متنبیؔ نور اردو قصائد منتخبہ من دیوان المتنبی

تالیف : مولوی عبداللہ اعظمی بمہوری

پسند فرمودہ : جناب مولانا انتخاب عالم قاسمی صاحب

طباعت : جنوری ۲۰۱۸ء

باہتمام : قاری فیض الحسن اعظمی

ناشر : مکتبہ صوت القرآن دیوبند

ملنے کے پتے

کتب خانہ حمیدیہ، جامع مسجد، دہلی　　شبلی کتاب گھر، اعظم گڑھ

ثاقب بک ڈپو سنبھل　　الحراء بک ڈپو دیوبند

ناشر

مکتبہ صوت القرآن دیوبند

Maktaba Sautul Quran Deoband

9358911053, Ph. 01336-223460

website: www.deobandtoday.com/sautul-quran

E-mail: faizulhasanazmi@gmail.com

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

پیش لفظ

زمانے کے مختلف اَدواروں میں شعرائے عرب نے زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی شاعری کا ڈنکا بجایا۔ سامعین کرام نے بھی اشعار کو نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھا۔

گزشتہ سال سے ہی احقر کی خواہش تھی کہ درسِ نظامی میں داخل مشہور کتاب "قصائد منتخبه من ديوان المتنبى" کی ایسی تشریح کی جائے جس سے طلبۂ کرام کے لیے دورانِ امتحان سوالات کا حل کرنا آسان اور سہل ہو جائے اور طلبۂ کرام اُس کتاب سے کماحقہٗ استفادہ حاصل کرسکیں۔

ربِّ کریم کے فضل وکرم اور والدین واساتذۂ کرام کی دعاؤں کے طفیل احقر کو اس اہم کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس موقع پر اپنے مشفق ومکرم استاذ محترم جناب مفتی محمد راشد صاحب (استاذ فقہ و تفسیر دارالعلوم دیوبند) کا بے حد شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنی بے پناہ مشغولیات کے باوجود احقر کی اس ادنا سی درخواست کو شرفِ قبولیت سے نوازا، اور گراں قدر کلمات تحریر فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ استاذۂ کرام اور جملہ معاونین کی محنتوں کو قبول فرما کر اپنے شایانِ شان اجر عطا فرمائے، اس کتاب کو قبولیتِ عامہ نصیب فرمائے اور احقر کو مزید خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ (آمین یارب العالمین)

عبداللہ اعظمی بن حاجی عالمگیر بھوری
فاضل دارالعلوم وقف دیوبند
استاد و ناظم نشر واشاعت دارالعلوم اشرفیہ دیوبند
۱۱؍ ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ مطابق

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ ونصلّي علٰى رسوله الكريم

متنبّی درسِ نظامی کی اہم ترین کتاب ہے۔ اس میں الفاظ کی شان وشوکت اور نازک خیالی عربی ادب کا بہترین سرمایہ ہے۔ دارالعلوم دیوبند نے اس کے قصائد کا بہترین انتخاب کر کے درس میں شامل کیا ہے، اب وہی ''قصائدِ منتخبہ'' اکثر مدارس میں شاملِ درس ہے۔

نوجوان عالمِ دین مولانا عبداللہ صاحب اعظمی بھوری نے اس کی بہت مناسب اور آسان شرح لکھی ہے، جس سے ان شاء اللہ کتاب سمجھنے اور اُسے حل کرنے میں سہولت ہوگی اور امتحانات کے سلسلہ میں یہ شرح بہترین معاون ثابت ہوگی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس شرح کو مقبول اور مفید بنائے، اور طلبائے عربی ادب اس سے نفع حاصل کریں۔ آمین

محمد راشد اعظمی

مدرس دارالعلوم دیوبند

۲۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۹ھ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تقریظ بلیغ

دارالعلوم دیوبند اور درسِ نظامیہ کے مزاج وطبیعت اور بناوٹ وساخت میں عربی ادب میں تبحر وتعمق اور وسعت معلومات راسخ وداخل ہے، کیونکہ کلام اللہ اور کلامِ رسول کے حقائق ودقائق تک رسائی اس کے بغیر ناممکن ہے، اسی وجہ سے دارالعلوم اور درسِ نظامیہ میں متنبّی اور قصائدِ منتخبہ وغیرہ کی جو اہمیت ہے وہ عربی ادب کے شائقین پر اظہر من الشّمس ہے، ویسے بھی عربی ادب وصحافت کا شاہکار بننے کے لیے اور جدید ادب و صحافت تک رسائی کے لیے متنبّی اور قصائدِ منتخبہ میں درک پیدا کرنا ضروری ہے، اور اب تو ساربان علوم نبوت کے پیاسوں کے لیے دارالعلوم میں عربی ششم سے عربی ہفتم میں داخلہ کے لیے اور اپنا اوسط شاندار بنانے کے لیے بھی متنبّی اور قصائد منتخبہ میں اچھی استعداد پیدا کرنا ضروری ہوگیا ہے، مسرت وخوشی کی بات ہے کہ حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب قاسمی اعظمی سلمہ بن حاجی عالمگیر بھوری کا رسالہ مسمیٰ "فیضِ متنبّی لحل اسئلۃ قصائد منتخبہ من دیوان المتنبی" اس سلسلہ میں مفید تر ہے۔ اب جو طلبہ اپنا اوسط اچھا دیکھنا چاہتے ہیں ان کو چاہیے کہ فوراً ضرور اس سے استفادہ کریں، میں نے خوب دیکھا کہ ترجمہ عمدہ سلیس اور اُردو خوب رواں ہے، جابجا تشریحات اور مطالب ومقاصد میں شرح صدر ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے پر محویت واستغراق طاری ہوجاتا ہے، اور وہ اپنے کو بلادِ عرب میں بغداد اور عدن کی وادیوں میں دجلہ اور جیحون کے ساحلوں پر عربوں سے عربی میں گفتگو کرتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔ اللّٰھم زد فزد

مختار احمد

مدرس جامعہ حسینیہ شاہی مسجد جونپور

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کلماتِ تشجیع

الحمدللّٰہ الذی شرع لنا اتباع الکتاب والسنة دینا وسبیلا۔ امابعد!

تاریخ عرب شعراء کے حسنِ آفریں کلام اور دواوین سے بھری پڑی ہے۔ جس سے محبت واُلفت میں توسیع، عزم وحوصلوں کو تقویت، جنگوں کی تاریخ اور اس دَور کے سماجی ومعاشرتی محاورات ولغات کے سرمایہ کی حفاظت ہوسکی۔ اسی طرح کے البیلے اور انقلاب آفریں شعری پیغام کے حامل شاعر ابوالطیب احمد بن حسین متنبّی ہیں جو افکار و خیالات اثرات واحساسات کی بدولت اپنے زمانہ کے امراء وسلاطین کے مطلوب و مقصود اور منظورِ نظر ہے اس کے طلاقت لسانی اور تفنن نے ہر دَور میں اہلِ ذوق کو اس کتاب سے استفادہ پر مجبور کردیا۔ اس لیے کہ اس کا کلام فصاحت وبلاغت، مضامین کی باریکی، استعارات وتشبیہات، بے ساختگی اور برجستہ گوئی، لطافت، لچک اور سلاست کا بحرِ بیکراں ہے، بہت سے مقامات قرآن مقدس کے دقیق الفاظ کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں۔ اس کتاب سے ضعیف الاستعداد طلبہ کا استفادہ مشکل تھا، سوالات وجوابات کی شکل، اس کی تشریح، اس علمی انحطاط کے دَور میں محاورات، لغات کے ذہن نشین کرنے کا سبب بنے گا۔

محبّ مکرم صالح نوجوان عالم مولانا عبداللہ اعظمی زادعلم نے جو ماشاء اللہ روشن دماغ، جیدالاستعداد، معانی کی گہرائی تک پہونچنے جیسی صلاحیت وصفات سے مالامال ہیں، موصوف ماشاء اللہ دارالعلوم اشرفیہ دیوبند کی باوقار مسندِ تدریس پر فائز ہیں، انہوں نے اکابر کی تشریحات ومطولات میں غواصی کرکے اس عہد انقلاب اس کی ضرورتوں اور اس کے مزاج اور ذہنی خصوصیات کو مدنظر رکھ کر امتحان داخلہ ششماہی،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سالانہ کے سوالات اور اس کے تحقیقی جوابات کا مجموعہ مرتب کیا ہے۔ جو سینکڑوں مطولات سے طلباء کو بے نیاز کردے گی یہ تالیف تجرباتی ہے جو پڑھنے والے کو علم وآگہی کے ہیرے، جواہرات، گواہر نایاب چن کر علم وعرفان تشریح وتحقیق اور امتحان میں تحقیقی جواب لکھوانے کے قابل بنا کر آپ کی فرحت وانبساط کا ذریعہ بنے گا۔

بدل وجان دعاء گو ہوں خدا اس مجموعہ کو نافع بنائے، مؤلف کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ حبیب المرسلین

عاجز وعاصی

بندہ محمد سالم اشرف القاسمی

استاذ تفسیر وفقہ مہتمم دارالعلوم اشرفیہ دیوبند

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال ۱/۱، دیوانِ متنبّی صفحہ:۱

يَا لَائِمِي كُفِّ الْمَلَامَ عَنِ الَّذِيْ ❁ أَضْنَاهُ طُوْلُ سَقَامِهٖ وَشَقَائِهٖ

عَذْلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِي التَّائِهٖ ❁ وَهَوَى الْأَحِبَّةِ مِنْهُ فِيْ سَوْدَائِهٖ

يَشْكُوا الْمَلَامُ إِلَى اللَّوَائِمِ دَرَّهٗ ❁ وَيَصُدُّ حِيْنَ يَلُمْنَ عَنْ بُرَحَائِهٖ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔

(ب): مطلب تحریر کریں۔

(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: اے مجھے ملامت کرنے والے اس شخص سے ملامت کو روک لے جس کو بیماری اور بدبختی کی درازی نے کمزور اور لاغر کر دیا۔

ملامت گر عورتوں کی ملامت میرے حیران وسرگشتہ دل کے اِرد گرد ہے، اور محبوبوں کی چاہت دل کے سیاہ نقطے میں ہے۔

ملامت ملامت گر عورتوں سے دل کی حرارت اور گرمی کا شکوہ کرتی ہے، اور جب وہ ملامت کرتی ہیں تو دل کی سخت تپش اور حرارت کے باعث اس میں جانے سے گریز کرتی ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

شاعر اپنے ملامت گر سے ناصحانہ انداز میں یہ درخواست کر رہا ہے کہ میں تو پہلے ہی سے محبوب کے فراق اور اس کے وصال کی جستجو میں مدت دراز سے دھکے کھا کر انتہائی نحیف وناتواں ہو چکا ہوں، اب تمہیں اپنی سرزنش سے میرے لیے مزید اُلجھنیں نہ پیدا کرنی چاہئیں اس کے بعد شاعر کہتا ہے کہ دوستوں کی محبت میرے دل کے اندر پیوست ہو چکی ہے؛ لہٰذا تمہاری ملامتیں اِدھر اُدھر ہاتھ پیر مار کر رخصت ہو جاتی ہے، کتنی بھی سخت ملامت ہو نہ تو وہ میرے دل پر اثر کرتی ہے اور نہ ہی دوستوں کی محبت پر کوئی فرق پڑتا ہے، پھر شاعر کہتا ہے کہ شاعر کے دل میں آتشِ عشق اس قدر فروزاں ہے کہ جب بھی ملامتیں وہاں اپنا جال بچھا کر، شمعِ عشق کو بجھانا چاہتی ہیں، تو وہ شدتِ عشق کی تپش کو دیکھ کر اپنا دامن بچائے ہوئے بھاگ کھڑی ہوتی ہے اور ملامت کنندہ خواتین سے اپنی نامرادی کا قصہ بیان کرتی ہیں۔

(ج):

يشكو: فعل، الملام فاعل، إلى اللوائم جار مجرور ہو کر يشكو کے متعلق، حرّہ ترکیب اضافی کے بعد يشكو کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، يصد فعل کا، عن حرفِ جار، بر حائہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر يصد فعل کے متعلق ہے اور جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

لائم: اسم فاعل، بمعنیٰ ملامت کرنا، لَامَ (ن) لَوْمًا و ملامةً ملامت کرنا۔

عذل: (ن) عذلًا ملامت کرنا۔

يشكو: فعل مضارع شكى (ن) شكايةً شکایت کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال ۲/، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۳

اَلْقَلْبُ أَعْلَمُ يَاعَذُوْلُ بِدَائِهِ ❁ وَأَحَقُّ مِنْكَ بِجَفْنِهِ وَبِمَائِهِ
فَوَمَنْ أُحِبُّ لَأَعْصِيَنَّكَ فِي الْهَوىٰ ❁ قَسَمًا بِهِ وَبِحُسْنِهِ وَبَهَائِهِ
أَأُحِبُّهُ وَأُحِبُّ فِيْهِ مَلَامَةً ❁ إِنَّ الْمَلَامَةَ فِيْهِ مِنْ أَعْدَائِهِ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور مطلب لکھیں۔
(ب): خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔
(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: اے ملامت کرنے والے دل اپنی بیماری سے تجھ سے زیادہ واقف ہے، اور اپنی پلک اور اس کے آنسوں پر تجھ سے زیادہ حقدار ہے۔

مجھے میرے محبوب کی قسم محبت کے سلسلے میں تیری بات ہرگز نہ مانوں گا، محبوب کی قسم اور اس کے حسن و جمال کی قسم۔

میں محبوب سے محبت کروں اور اس کے سلسلے میں ملامت کو بھی پسند کروں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا، کیونکہ ملامت اس کے سلسلے میں اس کے دشمنوں میں سے۔

مطلب: چونکہ ملامت کرنے والا عاشق کو آنسو بہانے سے روکنا چاہتا ہے اور عاشق کو اچھی طرح معلوم اس بیماری کا صحیح علاج کیا ہے یعنی رونا ہی اس کے غم کو ہلکا کرسکتا ہے اس لیے عاشق آنسوؤں کو پسند کرکے اپنے ملامت گر کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ مبتلائے مرض کو تمہاری بہ نسبت اپنی بیماری کا زیادہ علم ہے، پھر اس کے بعد شاعر اپنی چاہت کا اخلاص بیان کررہا ہے کہ اس کی محبت اور اپنے محبوب پر اس کی فدائیت میں کسی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

طرح کی کوئی آمیزش نہیں ہے بلکہ اس کا عشق اتنا پختہ ہے کہ اس میں کسی بھی چیز کے لیے پَر مارنے کی گنجائش نہیں، دوسرے شعر میں شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ شاعر کو اپنے محبوب سے اس درجہ عشق و محبت ہے کہ ذات، اس کے حسن و جمال کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ محبت کے حوالے سے وہ کسی کی بھی بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہے خواہ اچھی بات ہو یا بُری۔

(ب):

عذل: (ن) ملامت کرنا واحد مذکر غائب۔

حق: (ض) حقاء الامر ثابت ہونا۔

جفن: پلک (ج) جفون و جفان.

أعصين: واحد متکلم عصی (ض) عصیا و عصیانا و معصیة نافرمانی کرنا۔

بهاء: (س، ک، ن) خوب رونا، یعنی خاص طرح کا حسن۔

لام: (ن) لوما و ملامة ملامت کرنا۔

اعدائه: عدو کی جمع بمعنیٰ دشمن۔

(ج):

القلب مبتداء، أعلم اسم تفضیل، ب حرفِ جار، دائه ترکیب اضافی کے بعد مجرور ہو کر اعلم کا متعلق، پھر معطوف علیہ، یا حرفِ ندا، عذول صیغۂ مبالغہ، بدائه اضافت کے بعد جار مجرور ہو کر عذول کے متعلق، پھر منادیٰ ہوا، یا ندا اور جملہ ندا ہے، و عاطفہ، احق اسم تفضیل، منک جار مجرور اسی کے متعلق، بجنفه اضافت کے بعد جار مجرور ہو کر معطوف علیہ، و عاطفہ، بمائه بھی بعد الاضافت مجرور ہو کر معطوف، پھر احق کے متعلق ہو کر، أعلم کا معطوف، یہ سب مل کر خبر القلب مبتدا کی جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جوابِ ندا اور جملہ ندائیہ ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال ۳/ ، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۴

مَا الْخِلُّ إِلَّا مَنْ أَوَدُّ بِقَلْبِهِ ❁ وَأَرَى بِطَرْفٍ لَا يَرَى بِسِوَائِهِ
إِنَّ الْمُعِيْنَ عَلَى الصَّبَابَةِ بِالْأَسٰى ❁ أَوْلَى بِرَحْمَةِ رَبِّهَا وَإِخَائِهِ
مَهْلًا فَإِنَّ الْعَذْلَ مِنْ أَسْقَامِهِ ❁ وَتَرَفُّقًا فَالسَّمْعُ مِنْ أَعْضَائِهِ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق کریں۔

(ج): دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: صحیح معنوں میں تو دوست وہی ہے جس کے دل سے میں کسی کو چاہوں، اور اس آنکھ سے دیکھوں جس کے سوا وہ آنکھ سے نہ دیکھے۔

عشق کے سلسلے میں، غم کے ذریعے مدد کرنے والے کے لیے، عاشق پر رحم کھا کر، اس کے ساتھ اخوت کا معاملہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

اے ملامت کرنے والے! ملامت کو چھوڑ دے اس لیے کہ ملامت اس کی بیماریوں میں سے ہے، اور نرمی سے کام لے کیونکہ کان اس کے اعضاء میں سے ہے۔

(ب):

الخل: جگری دوست، حقیقی دوست (ج) اخلال.

او د: وَدَّ (س) دل سے چاہنا، میں چاہتا ہوں واحد متکلم۔

طرف: کسی چیز کا کنارہ، مراد آنکھ (ج) اطراف.

المعین: اسم فاعل، اعان (افعال) إعانة مدد کرنا۔

صبابة: عشق و محبت، عاشق ہونا، مصدر (س) عاشق ہونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اسٰی: مصدر اسی (س) اسِيَ (س) غم خواری کرنا۔

اخاء: بھائی چارگی کا معاملہ کرنا (مصدر (مفاعلۃ)۔

اسقامہ: بیماریاں اسقام، سقوم کی جمع اور سقوم یہ سقم کی جمع ہے (س) بیمار ہونا۔

ترفقًا: نرمی کا معاملہ کرنا، مصدر (تفعل) نرمی برتنا۔

(ج):

إن حرفِ مشبہ بالفعل، المعین اس کا اسم، علی الصبابۃ اور بالأسی دونوں جار مجرور کے بعد المعین کے متعلق، اولی اسم تفضیل، ب حرفِ جار، رحمۃ ربھا اضافتوں کے بعد معطوف علیہ، و عاطفہ، اخائہ ترکیب اضافی کے ساتھ معطوف ہو کر ب کا مجرور اور پھر اسم تفضیل کے متعلق ہو کر إن کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

سوال/۴، دیوانِ متنبّی صفحہ:۵

لَاتَعْذُلِ الْمُشْتَاقَ فِيْ أَشْوَاقِهٖ ❁ حَتّٰى يَكُوْنَ حَشَاكَ فِيْ اَحْشَائِهٖ

إِنَّ الْقَتِيْلَ مُضَرَّجًا بِدُمُوْعِهٖ ❁ مِثْلُ الْقَتِيْلِ مُضَرَّجًا بِدِمَائِهٖ

وَالْعِشْقُ كَالْمَعْشُوْقِ يَعْذُبُ قُرْبُهٗ ❁ لِلْمُبْتَلٰى وَيَنَالُ مِنْ حَوْبَائِهٖ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

(ج): دوسرے شعر کی ترکیب بھی قلم بند کیجئے۔

الجواب

(الف):

ترجمہ : تو عاشق کو اس کے جذباتِ عشق کے سلسلے میں ملامت مت کر، یہاں تک کہ تیرا دل اس کے دل میں ہو جائے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

یقیناً وہ قتیلِ محبت جو اپنے آنسوؤں میں لت پت ہے، اس مقتول کی طرح ہے جو اپنے خون میں لت پت ہے۔

عشق کی قربت ونزدیکی معشوق کی طرح گرفتارِ عشق کے لیے لذیذ اور شیریں ہوتی ہے، حالانکہ وہ اس کی جان لیتی ہے۔

(ب):

لَاتعذل: (ن) عذلاً ملامت کرنا۔

اشواق: شوق کی جمع جذبہ، شوق (ن) کسی چیز کا شوق دلانا۔

حشاک: پسلیوں کے اندر کی چیز (ج) احشاء مراد خیالِ دل یعنی احسانات و جذبات۔

مضرجًا: ضرج (تفعیل) تضریجًا: لت پت کرنا، اسم مفعول۔

قتیل: بمعنیٰ مقتول۔ اسم مفعول کے معنیٰ میں ہے (ن) قتلاً جان سے مارنا۔

دماء: خون واحد دَمٌ۔

یعذب: (ک) عذوبۃ شیریں ہونا۔

مبتلٰی: آزمایا ہوا اسم مفعول (افتعال) آزمائش میں ڈالنا۔

ینال: نال (س) نیلاً پانا، نال من کذا ضرر رساں ہونا۔

حوباء: نفس، جان، (ج) حوباء ات۔

(ج):

إن حرفِ مشبہ بالفعل، القتیل ذوالحال، مضرجًا اسم مفعول، بدموعہ اضافت کے بعد جار مجرور ہوکر مضرجا کے متعلق، پھر حال ہوکر إن کا اسم، مثل مضاف، القتیل ذوالحال، مضرجا الخ پہلے والے مضرجا کی طرح ہوکر حال، پھر مثل کا مضاف الیہ ہوکر إن کی خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال/۵، دیوانِ متنبّی صفحہ:٦

وُقِيَ الْأَمِيرُ هَوَى الْعُيُونِ فَإِنَّهُ ❁ مَا لَا يَزُولُ بِبَأْسِهِ وَسَخَائِهِ

يَسْتَأْسِرُ الْبَطَلَ الْكَمِيَّ بِنَظْرَةٍ ❁ وَيَحُولُ بَيْنَ فُؤَادِهِ وَعَزَائِهِ

إِنِّي دَعَوْتُكَ لِنَوَائِبَ دَعْوَةً ❁ لَمْ يُدْعَ سَامِعُهَا إِلَى أَكْفَائِهِ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ ومطلب تحریر کیجئے۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق لکھئے۔

(ج): (الأمیر) سے کون مراد ہے نیز پہلے شعر کی ترکیب تحریر کیجیے۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: اللہ تعالیٰ امیر (سیف الدولہ) کو حسیناؤں کی آنکھوں کی محبت سے محفوظ رکھے، کیونکہ یہ ایسا مرض ہے جو نہ اس کی بہادری سے ختم ہوگا اور نہ ہی اس کی سخات سے ختم ہوگا۔

وہ مسلح بہادر کو ایک ہی نگاہ میں اپنا قیدی بنالیتی ہے، اور اس کے دل اور صبر کے درمیان حائل ہوجاتی ہے۔

میں نے تجھے مصائب وحوادث کے وقت مدد کے لیے اس طرح پکارا کہ اس پکار کا سننے والا اپنے ہمسروں کے ساتھ نہیں پکارا گیا۔

مطلب: پہلے شعر کا یہ ہے کہ شاعر نے اپنے ممدوح کے لیے آنکھوں کے حسن اور نگاہوں کی سحر انگیزی سے محفوظ رہنے کی دعا کی ہے، اس لیے کہ یہ وہ لازوال بیماری ہے جسے نہ تو کوئی طاقت ختم کرسکتی ہے اور نہ ہی کسی کی جود وسخاوت اور فراخ دلی اس کی راہ میں حائل ہوسکتی ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

دوسرے شعر کا مطلب یہ ہے کہ شاعر نگاہِ حسن کی اثر انگیزی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کا وار اتنا خطرناک ہے کہ بڑے سے بڑے طاقت ور یہاں تک مسلح بہادر کو بھی زخمی دل بنا دیتا ہے۔

تیسرے شعر کا مطلب یہ ہے کہ ہیں نے آپ کو حوادث ومصائب سے نمٹنے کے لیے آواز دی ہے، اپنے ہم پلہ لوگوں سے مقابلہ کرنے کے لیے آپ کو نہیں پکارا گیا ہے، اس لیے ایسی آواز سے پکارا گیا کہ آپ کے سوا کسی کے اندر زور آزمائی کی طاقت ہی نہیں ہے (مراد یہاں ممدوح کی غایت شجاعت کو بتانا مقصود ہے)۔

(ب):

عیون: واحد عین نگاہ، آنکھ۔

باس: طاقت، قوت (ک) بہادر ہونا۔

کمیّ: مسلح زرہ پوش (ج) اکماء بہادر (ض) مسلح ہونا۔

نوائب: واحد نائبۃ حادثہ، مصیبت۔ (ن) کسی امر کا پیش آنا۔

اکفاء: واحد کفو ہم مثل، ہم رتبہ۔

(ج):

الأمیر سے مراد سیف الدولہ ہے۔

ترکیب: وقی فعل مجہول، الأمیر نائب فاعل، ھوی العیون ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تعلیلیہ ہے، إن حرفِ مشبہ بالفعل، ہٗ اس کا اسم ہے، ما اسم موصول، لایزول فعل با فاعل، ب حرفِ جر، باسہ وسخائہ ترکیب اضافی کے بعد معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور، پھر یزول سے متعلق یہ سب جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اس کے بعد إن کی خبر، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال/۶، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۷

لَا يَحْزُنِ اللّٰهُ الْأَمِيْرَ فَإِنَّنِي ❁ لَآخُذُ مِنْ حَالَاتِهِ بِنَصِيْبِ
وَمَنْ سَرَّ أَهْلَ الْأَرْضِ ثُمَّ بَكٰى أَسًى ❁ بَكٰى بِعُيُوْنٍ سَرَّهَا وَقُلُوْبِ
وَإِنِّيْ وَإِنْ كَانَ الدَّفِيْنُ حَبِيْبَهُ ❁ حَبِيْبٌ إِلٰى قَلْبِيْ حَبِيْبُ حَبِيْبِيْ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔

(ب): مطلب لکھئے نیز یہ بتائیں کہ یہ اشعار کس موقع پر کہے گئے ہیں۔

(ج): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: اللہ تعالیٰ امیر سیف الدولہ کو غمزدہ نہ کرے، کیونکہ میں بھی اس کے حالاتِ شادمانی وغم سے کچھ حصہ لیتا ہوں۔

جس نے ساری دنیا والوں کو خوشی بخشی پھر وہ کسی غم کی وجہ سے روئے تو وہ ان آنکھوں اور دلوں کے ساتھ روئے گا جس کو اس نے خوشی سے ہم کنار کیا ہے۔

اگر چہ یہ مدفون اس کا محبوب ہے، لیکن میرے محبوب کا محبوب میرے دل میں محفوظ ہے۔

(ب):

ظاہراً متنبّی اپنے ممدوح کے حق میں بدحالی کے ازالے اور خوشحالی کی ہمہ وقت دعا کر رہا ہے اس لیے کہ میں اس کے دُکھ درد میں شریک ہوں، لیکن متنبّی کے حالاتِ زندگی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اپنے لیے دعا کر رہا ہے، کیونکہ جب سیف الدولہ پر رنج وغم کے بادل چھائے رہیں گے تو متنبّی پر انعامات ونوازش کی بارش نہیں ہوگی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

دوسرے شعر میں متنبّی شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ یماک کی وفات کا حزن وملال صرف سیف الدولہ ہی کو نہیں ہے بلکہ پوری کائنات اِس غم میں برابر کی شریک ہے تو انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ پورا عالم اس کے غم کو اپنا غم سمجھے اور ممدوح کو تسکین وتسلی کی تلقین کرے۔

تیسرے شعر میں متنبّی نے یماک کے ساتھ اپنی غایت محبت کا اظہار کیا ہے اگر چہ یماک سیف الدوہ کا غلام اور اُس کا محبوب تھا، لیکن سیف الدولہ کے تعلق سے مجھے بھی یماک سے قلبی لگاؤ تھا اور اس کی موت کا غم جتنا ممدوح کو ہے مجھے اس سے کچھ کم نہیں ہے۔

مذکورہ اشعار: متنی نے سیف الدولہ کے غلام، یماک کی تعزیت میں کہے۔

(ج):

یحزن: غمزدہ، غمگین (افعال) غمگین کرنا۔

اخذ: (ن) لینا، حاصل کرنا۔

نصب: ہبہ (ج) انصبة.

سرّ: (ن) خوش کرنا، فعل ماضی واحد مذکر غائب۔

اسًی: غم (س) غمگین ہونا، غم خواری کرنا۔

دفین: مدفون (ض) گاڑنا، دفن کرنا۔

حبیب: دوست، (ج) احبّاء (ض) محبت کرنا۔

سوال ۷، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۸

وَقَدْ فَارَقَ النَّاسُ الْأَحِبَّةَ قَبْلَنَا ❁ وَأَعْيَى دَوَاءُ الْمَوْتِ كُلَّ طَبِيْبٍ
سُبِقْنَا إِلَى الدُّنْيَا فَلَوْ عَاشَ اَهْلُهَا ❁ مُنِعْنَا بِهَا مِنْ جَيْئَةٍ وَّذُهُوْبٍ
تَمَلَّكَهَا الْآتِي تَمَلُّكَ سَالِبٍ ❁ وَفَارَقَهَا الْمَاضِي فِرَاقَ سَلِيْبٍ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور مطلب تحریر کریں۔
(ب): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں نیز یہ واضح کریں کہ یہ اشعار کس موقع پر کہے گئے؟
(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: ہم سے پہلے بھی لوگ اپنے پیاروں سے جدا ہو گئے ہیں، اور موت کے علاج نے ہر طبیب کو عاجز کر دیا ہے۔

ہم دنیا میں بعد میں آئے تو اگر سب کے سب لوگ زندہ رہتے، تو ہمیں آمد و رفت سے روک دیا جاتا۔

آنے والا چھیننے والے شخص کی طرح اس دنیا کا مالک بن بیٹھتا ہے، اور جانے والا لٹے ہوئے شخص کے مانند سب چھوڑ چھاڑ کر چلا جاتا ہے۔

مطلب: پہلے شعر میں شاعر یہ کہنا چاہتا ہے سیف الدولہ کو تسلی دیتے ہوئے کہ یماک کی موت کوئی نیا حادثہ نہیں ہے؛ بلکہ موت کا سلسلہ ابتدائے آفرینش سے چلا آرہا ہے، یماک سے پہلے بھی بہت سے لوگ اپنے دوستوں کو داغِ مفارقت دے کر جا چکے ہیں، موت ہی ایک ایسی لازوال بیماری ہے جس کی نہ کوئی دوا تجویز ہو سکی ہے اور نہ ہی کوئی علاج۔

اس کے بعد سیف الدولہ کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ہم سے پہلے اس دنیا میں بہت سے لوگ آئے اور چلے گئے اگر بفرض آنے والے زندہ ہوتے ابھی تک تو یہ کائنات انہیں سے بھری پڑی ہوتی اور ہمارے لیے پیر رکھنے کی جگہ نہ ہوتی؛ لہٰذا اس پر افسوس کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

تیسرے شعر میں شاعر دنیا کی حقارت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بغیر محنت کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

دوسرے کی وراثت پانے والا کم کوش وارث دنیا کا اس طرح مالک بن جاتا ہے جیسا کہ اس نے کسی سے چھین کر اپنایا ہو۔

(ب):

فارق: فعل ماضی واحد مذکر (مفاعلت) جدا ہونا۔

اعییٰ: (افعال) عاجز کرنا، بے بس کرنا۔

طبیب: ڈاکٹر، معالج (ج) اطبّاء.

تملک: (تفعل) مالک بننا، فعل ماضی واحد مذکر غائب۔

سالب: (ن) چھیننا (ج) سلاب، اسم فاعل۔

ماضي: گزرنے والا (ض) گزرنا، مراد وارث۔

مذکورہ اشعار: متنبی نے سیف الدولہ کے غلام یماک کی تعزیت میں کہے۔

(ج):

تملک فعل، ھا مفعول بہ مقدم، الآتی فاعل، تملک سالب ترکیب اضافی کے بعد مفعول مطلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، وابتدائیہ، فارقھا الخ میں پہلے ہی شعر جیسی ترکیب ہے۔

سوال/۸، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۹

وَلا فَضْلَ فِيهَا لِلشَّجَاعَةِ وَالنَّدٰى ❁ وَصَبْرِ الْفَتٰى لَوْلَا لِقَاءُ شَعُوْبِ

وَأَوْفٰى حَيَاةِ الْغَابِرِيْنَ لِصَاحِبٍ ❁ حَيَاةُ امْرِئٍ خَانَتْهُ بَعْدَ مَشِيْبِ

لَأَبْقٰى يَمَاكٌ فِيْ حَشَايَ صَبَابَةً ❁ إِلٰى كُلِّ تُرْكِيِّ النَّجَارِ جَلِيْبِ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں، مطلب بیان کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں، نیز فیھا کا مرجع ضرور متعین کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الجواب

(الف):

ترجمہ : اگر موت نہ آتی تو دنیا میں شجاعت وسخاوت اور جواں مرد کے صبر کی کوئی اہمیت نہ ہوتی۔

جانے والوں میں سب سے زیادہ باوفا زندگی اپنے ساتھی کے لیے اس شخص کی ہے، جو صاحبِ زندگی کو بڑھاپے کے بعد دغا دے۔

بخدا یماک میرے دل میں ہر ایسے ترکی النسل کے بارے میں محبت چھوڑ گیا جو وہاں سے لایا گیا ہو۔

مطلب: موت ہی کے ڈر سے لوگ میدانِ کارزار سے بھاگتے ہیں اور جو میدان مقابلہ میں جواں مردی دکھاتا ہے اسے دلیر اور بہادر کے خطاب سے نواز کر اس کی شجاعت کا گن گایا جاتا ہے، یہی حال فیضان وسخاوت اور صبر واستقامت کا بھی ہے کہ اگر موت کا خوف نہ ہوتا تو بہت سے تنگ دل بھی وسیع النظر فی کے میدان میں نمایاں نظر آتے، مگر یہ نظریۂ موت اٹل ہونے کی وجہ سے لوگ فراخ دلی سے بھی گریز کرتے ہیں اور بعض موقعوں پر صبر وسکون کا دامن چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

دوسرے شعر میں شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ بدعہدی اور دغابازی میں زندگی ضرب المثل ہے، لوگوں نے باتفاق رائے، بے وفائی کے حوالے سے زندگی کو سرفہرست مان رکھا ہے، تاہم وہ زندگی جو بڑھاپے کی سخت ضرورت اور تعاون کی بے پناہ حاجت دُور کرنے کے بعد دغا دے، اس زندگی سے کہیں زیادہ بہتر جو ایام طفولیت یا عنفوانِ شباب ہی میں خیانت کرکے انسان کا ساتھ چھوڑ دے۔

تیسرے شعر میں شاعر یماک کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یماک کی محنت اور اس کی جفاکشی اس اعلیٰ درجے کی تھی، کہ اس کو دیکھ کر ہر ترکی الاصل غلام کے تئیں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اُلفت ومحبت قندیل روشن ہوجاتی ہے اور یہ احساس ہوتا ہے کہ جس طرح یماک اپنے جذبۂ خدمت اور شوق واطاعت کی وجہ سے ہر خاص وعام میں مقبول تھا، اسی طرح دیگر ترکی النسل غلام بھی ہوں گے۔

(ب):

ندیٰ: سخاوت، بخشش ندی (ض) نداوۃ بخشش کرنا۔

الفتی: نوجوان (ج) فتیان اورفتیة، فتی فتوا وفتاءا (س) جوان ہونا۔

اوفیٰ: اسم تفضیل وفی (ض) وفاء پورا کرنا، نبھانا۔

غابرین: اسم فاعل، غبر (ن) غبورا گزرنا۔

خانت: خان (ن) خیانة، دغا دینا، خیانت کرنا فعل ماضی واحد مؤنث غائب۔

مشیب: بڑھاپا، شاب شیبًا ومشیاً (ض) بوڑھا ہونا، سفید بال والا ہونا۔

حشا: (ج) احشاء: دل۔

جلیب: بمعنٰی مجلوب، کھینچ کرلایا ہوا، جلب (ن، ض) جلبا کھینچ کرلانا، صیغہ صفت ہے۔

(ج):

و مستانفہ، لانفی جنس کا، فضل اس کا اسم، فیھا جار مجرور، فضل کے متعلق، ل حرفِ جر، الشجاعة معطوف علیہ، و عاطفہ، الندی معطوف اوّل، صبر الفتی مرکب اضافی ہوکر معطوف ثانی، پھر مجرور ہوکر ظرفِ مستقر اور لا کی خبر، جملہ ہوکر جزائے مقدم، لو شرطیہ، لا نافیہ، لقاء شعوب ترکیب اضافی کے بعد شرط مؤخر، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

فیھا: کی ضمیر کا مرجع دنیا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال/۹، دیوانِ متنبّی صفحہ:۱۰

وَكُنْتُ إِذَا أَبْصَرْتُهُ لَكَ قَائِمًا ۞ نَظَرْتُ إِلَى ذِي لِبْدَتَيْنِ أَدِيبِ
فَإِنْ يَكُنِ الْعِلْقَ النَّفِيسَ فَقَدْتَهُ ۞ فَمِنْ كَفِّ مِتْلَافٍ أَغَرَّ وَهُوبِ
كَأَنَّ الرَّدَى عَادٍ عَلَى كُلِّ مَاجِدٍ ۞ إِذَا لَمْ يُعَوِّذْ مَجْدَهُ بِعُيُوبِ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب). خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں، نیز ابصرتهٗ میں "ہٗ" کا مرجع متعین کریں۔

(ج): تیسر شعر کی ترکیب کریں نیز دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ : اور میں جب اسے آپ کے پاس کھڑا دیکھتا ہوں، تو میں ایک شیرِ ببر اور ادیب کی طرف دیکھتا ہوں۔

تو اگر یہ ایک عمدہ نفیس گوہر تھا جسے تُو نے کھو دیا ہے تو تُو نے اسے اس کو ایسے ہاتھ سے (کھو دیا ہے) جو بہت زیادہ لُٹانے والا ممتاز ترین اور خوب عطا کرنے والا ہے۔

گویا موت ہر شریف آدمی پر ظلم کرتی ہے، جب تک کہ وہ اپنی بزرگی اور شرافت کو عیوب کی پناہ میں نہ لے لے۔

(ب):

أبصرت: أبصر إبصار (افعال) نگاہ سے دیکھنا۔

ادیب: بمعنی مؤدب، (ج) أدباء، أدُب (ک) مؤدب ہونا، سلیقہ مند ہونا۔

العلق: عمدہ اور بہترین چیز (ج) أعلاق (س) علوقًا محبت کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

متلاف: بہت خرچیلا، أتلف إتلافًا (افعال) لُٹانا، مراد سخی ہونا (ج) متالیف.

عاد: ستم گر، ظلم پرور (ج) عداد، عدا (ن) عدوانًا ظلم کرنا، زیادتی کرنا، اسم فاعل۔

لم یعوّذ: فعل مضارع نفی جحد بلم، التعویذ: تعویذ لٹکانا، پناہ دینا۔ (تفعیل)

ابصرتهٗ میں "هٗ" ضمیر کا مرجع: یماک ہے۔

(ج):

کأن حرفِ مشبہ بالفعل، الردی اس کا اسم، عاد اسم فاعل، علی کل ماجد ترکیب اضافی اور جار مجرور ہوکر عاد کے متعلق، إذا نظر فیه، لم یعوذ فعل با فاعل، مجده ترکیب اضافی کے بعد اس کا مفعول بہ، بعیوب جار مجرور، لم یعوذ کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر عاد کا مفعول فیہ، اور پھر جملہ ہوکر کأن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

مطلب: متنبّی سیف الدولہ کی کرم گستری اور اس کی فراخ دلی کا حوالہ دے کر، یماک کے صدمۂ انتقال کو کم کرنا چاہتا ہے، سیف الدولہ سے کہتا ہے کہ تو تو بہت زیادہ سخی اور فیاض ہے قیمتی سے قیمتی چیز کو لُٹا دیتا ہے اور اس پر افسوس نہیں کرتا ہے تو پھر یماک کی موت پر کیوں افسوس کرتا ہے؟ تجھ کو تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے ایک قیمتی چیز کو سخاوت کرنے والے ہاتھ سے زمین کو ہبہ کر دیا ہے۔

سوال ۱۰، دیوانِ متنبّی صفحہ ۱۱:

كَفٰى بِصَفَاءِ الْوُدِّ رِقًّا لِمِثْلِهِ ❁ وَ بِالْقُرْبِ مِنْهُ مَفْخَرًا لِلَبِيْبِ

فَعُوِّضَ سَيْفُ الدَّوْلَةِ الْأَجْرَ أَنَّهُ ❁ أَجَلُّ مُثَابٍ مِنْ اَجَلِّ مُثِيْبِ

فَتَى الْخَيْلِ قَدْ بَلَّ النَّجِيْعُ نُحُوْرَهَا ❁ يُطَاعِنُ فِيْ ضَنْكِ الْمَقَامِ عَصِيْبِ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق لکھیں۔
(ج): دوسرے شعر کی ترکیب لکھیں نیز یہ بتلایئے کہ یہ اشعار کب اور کس موقع پر پڑھا گیا ہے۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: سیف الدولہ جیسے شخص کی غلامی کے لیے خالص محبت کافی ہے، اور عقلمند کے فخر کے لیے اس کا قرب کافی ہے۔

سیف الدولہ کو اس کے صدمے کے صبر کے عوض بدلہ دیا جائے، کیونکہ یہ بزرگ ترین ثواب دینے والے کی جانب سے بڑا ثواب پانے والا ہے۔

وہ ایسے گھوڑوں کا شہسوار ہے جن کے سینوں کے خون شرابور کردیا ہے وہ تنگ دشوار مقام میں نیزہ بازی کرتا ہے۔

مطلب: متنبّی سیف الدولہ کی شجاعت وجواں مردی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ دشمنوں کا مقابلہ ہمیشہ سامنے سے کرتا ہے اسے چھپ کر وار کرنے کی عادت نہیں ہے، اسی وجہ سے اس کے گھوڑے خون میں لت پت رہتے ہیں، تعجب تو اس پر ہے کہ جنگ کے لیے اس کے یہاں کوئی وقت یا موسم متعین نہیں اور وہ اس سخت دن میں جہاں بہادروں کا ٹھہرنا اور ان کے پاؤں کا جمنا دشوار ہوتا ہے وہ نیزہ بازی کرتا ہے۔

(ب):

صفاء: مصدر خلوص، صفا (ن) خالص ہونا۔
رقا: مصدر، غلامی (ض) غلام رہنا۔
مفخراً: فخر فخراً (ف) فخر کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

عوض: تعویض (تفعیل) بدلہ دینا، عوض دینا۔
الأجر: ثواب، بدلہ (ج) جورٌ، أجر مفعول بہ (ض،ن) أجرۃ: بدلہ دینا۔
مثاب: اسم مفعول، مثیب: اسم فاعل، أثاب إثابۃ (افعال) ثواب دینا، بدلہ دینا۔
خیل: اسم جنس گھوڑے، (ج) خیول و اخیال.
نحور: واحد نحر: سینہ نحر (ن) سینہ پر مارنا۔
ضنک: (ک،س) ضناکۃ: تنگ ہونا۔

(ج):

ف تفصیلیہ، عوض فعل مجہول، سیف الـ، ولۃ مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل، الاجر مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ، أن حروفِ مشبہ بالفعل، ۂ اس کا اسم، أجل مضاف، مثاب اسم مفعول، من أجل مثیب ترکیب اضافی اور جار مجرور ہوکر مثاب کے متعلق پھر مضاف الیہ ہوکر أن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

مذکورہ اشعار: متنبّی نے سیف الدولہ کے غلام، یماک کی تعزیت میں کہے، جبکہ سیف الدولہ اس کے انتقال پر انتہائی افسوس کررہا تھا۔

سوال/۱۱، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۱۲

تَسَلَّ بِفِكْرٍ فِىْ أَبَيْكَ فَإِنَّمَا ❁ بَكَيْتَ فَكَانَ الضِّحْكُ بَعْدُ قَرِيْبٖ
إِذَا اسْتَقْبَلَتْ نَفْسُ الْكَرِيْمِ مُصَابَهَا ❁ بِخُبْثٍ ثَنَتْ فَاسْتَدْبَرَتْهُ بِطِيْبٖ
وَلِلْوَاجِدِ الْمَكْرُوْبِ مِنْ زَفَرَاتِهٖ ❁ سُكُوْنُ عَزَاءٍ أَوْسُكُوْنُ لُغُوْبٖ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب): پہلے اور دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔
(ج): دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الجواب

(الف):

ترجمہ: تم اپنے والدین کے بارے میں سوچ کر تسلی کو حاصل کرلو، اس لیے کہ اس وقت بھی تم روئے تھے اور پھر کچھ ہی دنوں بعد خوشی نصیب ہوگئی تھی۔

جب شریف آدمی کا نفس پریشان حال اور بے صبری سے اپنی مصیبت کا سامنا کرتا ہے، تو وہ لوٹ کر اس کے بعد صبر وسکون سے کام لیتا ہے۔

غمزدہ بے چین شخص اپنی آہ وفغاں سے ایک دن سکون پاتا ہے، یا صبر کر کے سکون ہو یا رونے سے تھک کر سکون ہو۔

(ب):

تسل فعل بافاعل، باحرف جر، فکر مصدر، فی ابیک مضاف مضاف الیہ اور جار مجرور ہوکر فکر مصدر کے متعلق، پھر یا کا مجرور ہوکر تسل کے متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، ف برائے تعلیل، إنما حصریہ، بکیت فعل بافاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، کان فعل تامہ، الضحک فاعل، بعد قریب مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ خبریہ۔

دوسرے شعر کی ترکیب: إذا شرطیہ، استقبلت فعل، نفس الکریم مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، مَصَابِھَا ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، بخبث جار مجرور استقبلت کے متعلق ہوکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، ثنت فعل بافاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، استدبرت فعل بافاعل، ہ مفعول بہ، بطیب جار مجرور استبدرت کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر معطوف اور جوابِ شرط، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

(ج):

اس شعر میں شاعر سیف الدولہ کی شرافت اور کرامتِ نفس کا حوالہ دے کر اس کو صبر وسکون

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کی تلقین کررہا ہے اور یہ بتارہا ہے کہ شریف آدمی اوائل صدمہ میں گھبرا جاتا ہے اور پھر یہ سوچ کر صبر کرلیتا ہے کہ جزع فزع بے کار ہے، پھر کچھ دنوں بعد غموں سے چھٹکارا پا جاتا ہے، آپ بھی صبر وتسلی کا دامن تھامئے ہوسکتا ہے کہ غم کچھ ہلکا ہوجائے، اور طبیعت ہشاش بشاش ہوجائے۔

سوال/۱۲، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۱۳۰

فَدَيْنَاكَ مِنْ رَبْعٍ وَإِنْ زِدْتَنَا كَرْبًا ❁ فَإِنَّكَ كُنْتَ الشَّرْقَ لِلشَّمْسِ وَالْغَرْبَا

وَكَيْفَ عَرَفْنَا رَسْمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ لَنَا ❁ فُؤَادًا لِعِرْفَانِ الرُّسُومِ وَلَا لُبًّا

نَزَلْنَا عَنِ الْأَكْوَارِ نَمْشِي كَرَامَةً ❁ لِمَنْ بَانَ عَنْهُ أَنْ نُلِمَّ بِهِ رَكْبًا

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں۔

(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ : اے منزلِ محبوب ہم تجھ پر قربان ہیں اگرچہ تو نے ہمارے غم میں اضافہ کردیا، کیونکہ تو کبھی اس خورشیدِ حسن وجمال کا مشرق ومغرب تھا۔

حیرت ہے ہم نے اس محبوب کے گھر کے نشانات کو کیسے پہچان لیا، جس نے ہمارے لیے نشانات کی شناخت کے لیے نہ دل چھوڑا ہے اور نہ ہی عقل۔

ہم اس محبوب کے اکرام میں کجاوے سے اُتر کر پیدل چل رہے ہیں جو اس سے دُور ہوگیا ہے، اس بات سے بچتے ہوئے کہ وہاں سوار ہوکر اُتریں۔

(ب):

شاعر ممدوح سے اپنے والہانہ لگاؤ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہم ممدوح کو واجب

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الاحترام سمجھتے ہیں اور اس کی ہر چیز قابلِ عزت ہے، اگر چہ ممدوح کے جانے کے بعد یہ گھر ویران اور کھنڈرات میں تبدیل ہوگیا لیکن ہمارے لیے محترم ہیں، ہمیں یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم منزلِ محبوب کی زیارت سوار ہوکر کریں اس میں اس کی بے حرمتی ہے، اس لیے ہم پیدل چلے۔

الفاظ کی تحقیق: ربع: مکان، رہنے کی جگہ (ج) ربوع.

زدتنا: زاد زيادة (ض) زیادہ کرنا، اضافہ کرنا۔

الشرق: مشرق، شرق (ن) شروقاً چمکنا، طلوع ہونا۔

عرفنا: عرف (ض) پہچاننا۔

يدع: ودع (ف) ودعا چھوڑنا۔

فؤاد: دل (ج) أفئدة.

لب: عقلِ خالص، (ج) الباب، (س، ض) دانش مند ہونا۔

(ج):

فـدينا فعل بافاعل، ک ممیّز، من زائدہ، ربیع تمیز، پھر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ومستانفہ، إنّ وصلیہ، زدت فعل بافاعل، نا ضمیر ممیّز، کـربـا تمیز، پھر مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ، ف برائے علت، إنّ حروفِ مشبہ بالفعل، ک اس کا اسم، کـنـت فعل ناقص، ضمیر مستتر اس کا اسم، الشـرق و الـغـربـاء معطوف علیہ معطوف ہوکر کـنـت کی خبر، للشمس جار مجرور کنت کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر إنّ کی خبر، اور جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

سوال ۱۳/۳، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۱۲

وَكَمْ لَكَ جَدًّا لَمْ تَرَ الْعَيْنُ وَجْهَهُ ❁ فَلَمْ تَجْرِ فِي آثَارِهِ بِغُرُوْبِ
فَدَتْكَ نُفُوْسُ الْحَاسِدِيْنَ فَإِنَّهَا ❁ مُعَذَّبَةٌ فِي حَضْرَةٍ وَمَغِيْبِ
وَفِي تَعَبٍ مَنْ يَحْسُدُ الشَّمْسَ نُوْرَهَا ❁ وَيَجْهَدُ أَنْ يَأْتِيَ لَهَا بِضَرِيْبِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں، یہ اشعار کس موقع پر کہے گئے ہیں؟
(ب): دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں نیز دوسرے شعر کی ترکیب بھی کریں۔
(ج): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ : تمہارے کتنے آباء واجداد ایسے ہیں، جن کے چہروں کو تمہاری آنکھوں نے نہیں دیکھا، تو تو نے ان کے پیچھے آنسو نہیں بہائے۔

حاسدین کی جانیں تم پر قربان ہو جائیں کیونکہ وہ تمہاری موجودگی اور عدمِ موجودگی دونوں حالتوں میں مبتلائے عذاب ہیں۔

وہ شخص ہمیشہ مشقت ہی میں رہتا ہے جو سورج کی روشنی سے جلتا ہے اور اس کی نظیر لانے کی کوشش کرتا ہے۔

مذکورہ اشعار: متنبّی نے سیف الدولہ کے غلام، یماک کی تعزیت میں کہے۔

(ب):

شاعر ممدوح سے جلنے والوں کے لیے دعا کر رہا ہے کہ خدا کرے کہ وہ سب آپ پر قربان ہو جائیں اس لیے کہ زندہ رہتے ہوئے انہیں دوہرے عذاب اور دو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس سے بہتر ہے کہ ہمیشہ کے لیے غم اور پریشانی سے نجات پالیں اس لیے ان کے لیے بہتر یہی ہوگا کہ وہ ہلاک ہو جائیں تا کہ ایک ہی پریشانی میں انہیں نجات مل جائے۔

ترکیب: فدت فعل، ک مفعول بہ مقدم، نفوس الحاسدین مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف برائے علت، إن حروفِ مشبہ بالفعل، ھا اس کا اسم، معذبة اسم مفعول، فی حرفِ جر، حضر و مغیب معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور اور معذبة کے متعلق، پھر إن کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج):

الجد: باپ، دادا (ج) أجداد.

وجه: چہرہ، (ج) اوجه ووجوه.

جری: (ض) جریا جاری ہونا۔

فدت: فدی (ض) فداء جاں نثار ہونا۔

حاسدین: اسم فاعل، حسد (ن) جلنا، حسد کرنا۔

حضر: (ن) حضورا و حضرة حاضر ہونا۔

مغیب: مصدر میمی غائب ہونا (ض)۔

تعب: تھکن، پریشانی، (ج) اتعاب (س) تعبا تھکنا۔

شمس: سورج (ج) شموس.

ضریب: ہم مثل (ج) ضرباء.

سوال ۱۴/۱۴، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۱۴

وَمَنْ صَحِبَ الدُّنْيَا طَوِيْلًا تَقَلَّبَتْ ❁ عَلٰى عَيْنِهٖ حَتّٰى يَرىٰ صِدْقَهَا كِذْبًا

وَكَيْفَ التِّذَاذِيْ بِالْأَصَائِلِ وَالضُّحٰى ❁ إِذَا لَمْ يَعُدْ ذَاكَ النَّسِيْمُ الَّذِيْ هَبَّا

ذَكَرْتُ بِهٖ وَصْلًا كَأَنَّ لَمْ أَفُزْ بِهٖ ❁ وَعَيْشًا كَأَنِّيْ كُنْتُ أَقْطَعُهٗ وَثْبًا

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

(ب): دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: جو شخص دنیا میں عرصۂ دراز تک رہے گا، تو دنیا اس کی نگاہوں میں اتنی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بدل جائے گی کہ اس کی سچائی اس شخص کو جھوٹی لگے گی۔

اور صبح وشام میں لذت کیسے حاصل کروں، جب کہ وہ بادِ نسیم نہیں لوٹی جو چلا کرتی تھی۔

میں نے اس کے ذریعے ایسے وصل کو پالیا گویا کہ میں اس میں کامیاب نہیں ہوا، اور وہ زندگی یاد آ گئی گویا کہ میں اس میں کود کے طے کیا۔

ترکیب: و مستانفہ، کیف استفہامیہ خبر مقدم، التذاذ مصدر مضاف ي کی طرف، ب حرفِ جر، الاصائل والضحیٰ معطوعلیہ ہو کر مجرور اور التذاذی کے متعلق، پھر مبتدا موخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء مقدم، إذا شرطیہ لم یعد فعل، ذاک اسم اشارہ، النسیم موصوف، الذی موصولہ، ھبّ فعل با فاعل جملہ ہو کر صلہ اور صفت پھر مشارٌ الیہ ہو کر لم یعد کا فاعل، جملہ ہو کر شرط موخر، جملہ شرطیہ جزائیہ۔

(ب):

شاعر یہاں سے کہنا چاہتا ہے کہ محبوب یہاں سے رخصت ہوا تو تمام عیش ومسرت کے ذرائع اور لطف اندوزی کے اسباب بھی ختم ہو گئے، جب تک ممدوح یہاں قیام پذیر تھے، ہر طرح کی رونق اور رعنائی تھی اور خوش کن مناظر کا مزہ ملتا تھا، لیکن اب نہ یہاں ممدوح ہے اور نہ ہی کسی طرح کی چہل پہل، یہاں تک کہ صبح وشام چلنے والی دل فریب ہوائیں بھی بند ہیں تو کیوں کر یہاں کی زندگی میں مزہ آئے گا۔

(ج):

صحب: (س) ساتھ رہنا، صحبت اختیار کرنا۔

تقلبت: تقلب تقلبا، (تفعل) اُلٹنا، پلٹنا۔

صدق: (ن) سچ بولنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

التذاذ: مصدر (افتعال) لذت پانا، لذت محسوس کرنا۔

الضحٰی: واحد ضحوۃ، چاشت کا وقت، ضحي (س) ضحاء ا دھوپ میں نکلنا۔

نسیم: نرم ہوا، خوش گوار ہونا، (ج) نسام۔

ذکرت: ذکر (ن) ذکرا یاد کرنا۔

افز: فاز (ن) کامیاب ہونا۔

اقطع: قطع (ف) قطعاً کاٹنا، جدا کرنا، مراد زندگی گزارنا۔

سوال/۱۵، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۱۵

لَقَدْ لَعِبَ الْبَيْنُ الْمُشِتُّ بِهَا وَبِي ۞ وَزَوَّدَنِي السَّيْرِ مَازَوَّدَ الضَّبَّا

وَمَنْ تَكُنِ الْأُسْدُ الضَّوَارِيْ جُدُوْدَهُ ۞ يَكُنْ لَيْلُهُ صُبْحًا وَمَطْعَمُهُ غَصْبَا

وَلَسْتُ أُبَالِيْ بَعْدَ اِدْرَاكِيَ الْعُلٰى ۞ أَكَانَ تُرَاسًا مَاتَنَاوَلْتُ أَمْ كَسْبَا

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں نیز یہ بھی بتلایئے مذکورہ اشعار کس موقع پر کہے گئے ہیں؟

(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: اور متفرق جدائی نے میرے اور میری محبوبہ کے ساتھ کھیل کھیلا ہے اور مجھے سفرِ زندگی میں وہ توشہ دیا جو گوہ کو دیا جاتا ہے۔

اور وہ شخص جس کے آباء واجداد شکاری شیر ہوں، تو اس کی رات صبح ہوتی ہے اور اس کا کھانا غصب کا ہوتا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اور میں نے اپنے مرتبہ کو پانے کے بعد پرواہ نہیں کی کہ وہ وراثت کے طور پر ہے جو مجھ کو ملا یا میری اپنی کمائی ہے۔

مطلب: شاعر کہتا ہے کہ میرا مقصد حصولِ بلندی ہے خواہ اپنی محنت سے حاصل ہو یا وراثت میں ملی ہو اور کامیابی کی منزلوں کو پانے کے لیے اس کی کوئی فکر نہیں کہ یہ مال کہاں سے آیا ہے۔

(ب):

البین: جدائی، فراق بان (ض) بینًا جدائی ہونا۔

المشت: اسم فاعل (تفعیل) منتشر کرنا، شیرازہ بکھیرنا۔

الضب: گوہ، سوسمار، (ج) اضب و اضباب.

الضواری: واحد ضاری خون خوار، درندہ، ضرِی (س) ضریً شکار کا عادی ہونا۔

مطعم: کھانے کا ہوٹل (ج) مطاعم، طعم (س) طعما کھانا۔

تراث: وراثت، مالِ موروث (س) وارث ہونا۔

مذکورہ اشعار: متنبّی نے ماہِ محرم ۳۴۱ھ سیف الدولہ کی تعریف اور اس کے مرعش نامی قلعے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہے۔

(ج):

ل تاکیدیہ، قد برائے تحقیق، لعب فعل، البین المشت موصوف صفت ہو کر فاعل، بھا و بی دونوں جار مجرور ہو کر اور معطوف علیہ معطوف ہو کر لعب کے متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و مستانفہ، زود فعل با فاعل، الضب مفعول بہ اوّل، فی الصیر جار مجرور ہو کر زود کے متعلق، ما موصلہ، زود فعل با فاعل، الضب مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر، صلہ اور زودنی کا مفعول بہ ثانی جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال/۱۶، دیوانِ متنبّی صفحہ:۱۶

إِذَا الدَّوْلَةُ اِسْتَكَفَتْ بِهِ فِي مُلِمَّةٍ ✽ كَفَاهَا فَكَانَ السَّيْفَ وَلْكَفَّ وَالْقَلْبَا

تُهَابُ سُيُوفُ الْهِنْدِ وَهِيَ حَدَائِدٌ ✽ فَكَيْفَ إِذَا كَانَتْ نَزَارِيَّةً عُرْبَا

وَيُرْهَبُ نَابُ اللَّيْثِ وَاللَّيْثُ وَحْدَهُ ✽ فَكَيْفَ إِذَا كَانَ اللُّيُوثُ لَهُ صَحْبَا

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں نیز دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

(ج): تیسرے شعر کا مطلب تحریر کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: جب حکومت اس سے کسی مصیبت میں مدد طلب کرتی ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے، اور اس کے لیے تلوار، ہتھیلی اور دل بن جاتا ہے۔

ہندوستانی تلواروں سے ڈرا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف لوہے کی ہیں، تو کیا حال ہوگا اس وقت جبکہ اس کی تلوار قبیلۂ نزاری اور خالص عربی النسل ہوں۔

اور شیر کے دانتوں سے ڈرا جاتا ہے حالانکہ شیر تنہا ہوتا ہے، تو کیا حال ہوگا اس وقت جبکہ بہت سے شیر اس کے ساتھ ہوں۔

(ب):

استکفت: (استفعال) مدد طلب کرنا۔

ملمة: حادثہ، ناگہانی مصیبت ألم الماما (افعال) اچانک اُترنا، نازل ہونا۔

کف: ہتھیلی (ج) أکف و أکفاف.

تهاب: فعل مجہول، هاب (س) هيبةً ڈرنا، خوف کھانا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

حدائد: واحد حدید لوہا۔

نزارية: عرب کا مشہور قبیلہ، نزار ابن معد بن عدنان۔

ناب: نوکیلا دانت، (ج) انیاب.

صحب: واحد صاحب دوست، ساتھی۔

ترکیب: تهاب فعل مجہول، سیوف الهند مضاف مضاف الیہ ہوکر ذوالحال، و حالیہ، هی مبتدا، حدائد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال اور تهاب کا نائب فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، کیف خبر مقدم، إذا ظرفیہ محضہ، کانت فعل ناقص، هی ضمیر مستتر اس کا اسم، نزارية خبر اوّل، عرب خبر ثانی، جملہ فعلیہ ہوکر مبتداء مؤخر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

(ج):

شاعر سیف الدولہ اور اس کے لشکر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جب لوگ اکیلے شیر اور اس کے دانت دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں تو اس لشکرِ جرار کے بارے میں کیا خیال ہے، جس کا قائد (سیف الدولہ) بھی شیر ہے، اور جس کے جاں باز سپاہی (اہل نزار) بھی شیر صفت ہیں یعنی دنیا کی کوئی طاقت اس لشکر سے پنجہ آزمائی نہیں کرسکتی ہے۔

سوال ۱۷/۱۷، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۱۷

وَمِنْ وَاهِبٍ زَجْلًا وَمِنْ زَاجِرٍ هَلًّا ❁ وَمِنْ هَاتِكٍ دِرْعًا وَمِنْ نَاشِرٍ قُصُبًا
هَنِيئًا لِأَهْلِ الثَّغْرِ رَأْيُكَ فِيهِمِ ❁ وَأَنَّكَ حِزْبُ اللّٰهِ صِرْتَ لَهُمْ حِزْبًا
وَأَنَّكَ رُعْتَ الدَّهْرَ فِيهَا وَرَيْبَهُ ❁ فَإِنْ شَكَّ فَلْيُحْدِثْ بِسَاحَتِهَا خَطْبًا

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگاکر ترجمہ کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب): دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں، نیز خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: اے خوب عطا کرنے والے اور اے ھلا ھلا کہہ کر اونٹوں کو ہانکنے والے اور اے زرہوں کو پھاڑنے والے اور اے آنتوں کو بکھیرنے والے۔

مبارک ہو سرحد والوں کے لیے کہ انہیں آپ کی رائے حاصل ہے اور مبارک باد ہو اس بات کی کہ آپ اللہ کی جماعت ہیں آپ ان کے لیے جماعت بن گئے ہیں۔

اور یہ بھی مبارک ہو کہ آپ نے زمانہ اور اس کے حوادثات کو دہشت زدہ کر دیا ہے، اگر کسی کو آپ کی بہادر پر شک ہے تو روئے زمین پر کوئی حادثہ رونما کر کے دیکھے۔

(ب):

شاعر سرحد والوں کو مبارک باد دے رہا ہے کہ ان کی خوش بختی ہے، جو وہ آپ کے مشوروں سے خوش حال زندگی گزار رہے ہیں اور آپ کی موجودگی میں انہیں کسی طرح کا خوف نہیں ہے، اس لیے آپ کو خدائی گروہ کی طاقت و توانائی حاصل ہے، آپ ان عالی قدر افراد کی جماعت میں ہیں۔

زجلا: بہت کثیر، زجل (ک) جزالة کثیر ہونا۔

ھلا: اسم صوت، وہ آواز جو گھوڑوں کو ہانکنے کے لیے نکالی جاتی ہے۔

ھاتک: ھتک (ض) ھتکا پھاڑنا، چیرنا۔

قصب: آنت جمع أقصاب و قصب.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

هـنيئـا: مبارک بادی هـنـأ، تهنية مبارک باد دینا (ض،س) خوشگوار ہونا، عمدہ ہونا۔

ثغر: سرحد، جمع ثغور.

حزب الله: اللہ کی جماعت جمع احزاب، مراد معین جماعت۔

رعت: راع (ن) روعًا ڈرانا، دہشت زدہ کرنا۔

ریب: راب (ض) ریباً شک میں ڈالنا، کوئی ناپسندیدہ بات دیکھنا، مراد حادثہ۔

یحدث: (افعال) سے پیدا کرنا، رونما کرنا۔

ساحة: میدان جمع ساحات مراد روئے زمین۔

(ج):

ومن واهب سے پہلے بورکت فعل محذوف ہے، اس میں أنت کی ضمیر ممیز، من حرفِ جر، واهب اسم فاعل، رجلا یہ موصوف عطاء محذوف کی صفت ہے، پھر واهب کا مفعول لہٗ، اور شبہ جملہ ہوکر من کا مجرور ہوکر أنت کی ضمیر اوّل، یہی ترکیب دیگر جملوں میں بھی ہے، البتہ هلّا، درعـا، قصبـا کا موصوف محذوف ہوگا اور پہلے کی طرح تینوں أنت کی تمیز ہوں گے، پھر بورکت کا نائب فاعل اور جملہ فعلیہ دعائیہ ہے۔

سوال/۱۸، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۱۸

أَتٰى مَرْعَشًا يَسْتَقْرِبُ الْبُعْدَ مُقْبِلًا ۞ وَأَدْبَرَ إِذْ أَقْبَلْتَ يَسْتَبْعِدُ الْقُرْبَا

كَذَا يَتْرُكُ الْأَعْدَاءَ مَنْ يَّكْرَهُ الْقَنَا ۞ وَيَقْفُلُ مَنْ كَانَتْ غَنِيْمَتُهُ رُعْبَا

وَهَلْ رَدَّ عَنْهُ بِاللُّقَانِ وُقُوْفُهُ ۞ صُدُوْرَ الْعَوَالِيْ وَالْمُطَهَّمَةَ الْقُبَّا

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): پہلے اور تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ مذکورہ اشعار کس وقت کہے گئے، أتی سے کون مراد ہے واضح کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ : وہ مرعش آیا درانحالیکہ وہ دُور کو قریب سمجھ رہا تھا، لیکن جب آپ تشریف لائے تو وہ قریب کو دُور سمجھتے ہوئے بھاگا۔

ایسے ہی دشمنوں کو چھوڑ دیتا ہے وہ شخص جو نیزوں کو ناپسند کرتا ہے، اور ناکام لوٹ جاتا ہے وہ شخص جس کو مالِ غنیمت میں رعب و دبدبہ ملا ہو۔

کیا لقان میں اس کے قیام نے نیزوں کی نوکوں، اور پتلی کمر والے طاقتور گھوڑوں کو اس سے لوٹا دیا۔

(ب):

پہلے شعر کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت دمستق مرعش پر حملہ کرنے آرہا تھا تو انتہائی چاق و چوبند اور بلند حوصلہ دکھائی دے رہا تھا اور اپنی تمنا اور اُمنگ کو پوری کرنے کی کوشش میں دُور کی منزل کو قریب سمجھ رہا تھا، لیکن جب سیف الدولہ نے اس پر چڑھائی کی اور اپنے لشکر کے ساتھ اس پر حملہ آور ہوا تو وہ دہشت اور خوف کی وجہ سے قریب کی منزل کو دُور خیال کر رہا تھا اس خوف سے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں۔

تیسرے شعر کا مطلب یہ ہے کہ سیف الدولہ نے دمستق کو شکست دے کر صرف مرعش نامی قلعے سے ہی نہیں بھگایا، بلکہ روم کی سرحد تک اس کا پیچھا کرتے رہے، اور جب دمستق نے لقان میں جاکر پناہ لی تو وہ وہاں بھی ممدوح کے نیزے برستے رہے، جب اس کے ٹھہرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ بھاگنے پر مجبور ہوا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج):

یستقرب: (استفعال) سے قریب سمجھنا، نزدیک خیال کرنا۔

یستبعد: (استفعال) دُور سمجھنا۔

الأعداء: واحد عدو دشمن۔

غنیمة: جمع غنائم وہ مال جو جنگ میں لڑکر حاصل کیا گیا ہو۔

رد (ن) ردًّا لوٹانا، پھیرنا۔

وقوف: مصدر، وقف (ض) ٹھہرنا، قیام کرنا۔

عوالي: واحد عالیة وہ نیزہ جس کا تہائی حصہ لکڑی میں گھسا ہو۔

المطھمة: صحت مند، خوبصورت طھم (تفعل) موٹا کرنا۔

مذکورہ اشعار: متنبی نے ماہِ محرم ۳۴۱ھ میں، سیف الدولہ کی تعریف اور اس کے مرعش نامی قلع کا تذکرہ کرتے ہوئے کہے۔

أتی سے مراد: دمستق ہے۔

سوال/۱۹، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۱۹

وَلٰکِنَّهُ وَلّٰی وَلِلطَّعْنِ سَوْرَةٌ ۞ إِذَا ذَکَرَتْهَا نَفْسُهُ لَمَسَ الْجَنْبَا

وَخَلَّی الْعَذَارٰی وَالْبَطَارِیقَ وَالْقُرٰی ۞ وَشُعْثَ النَّصَارٰی وَالْقَرَابِیْنَ وَالصُّلُبَا

أَرٰی کُلُّنَا یَبْغِیْ الْحَیَاةَ لِنَفْسِهٖ ۞ حَرِیْصًا عَلَیْهَا مُسْتَهَامًا بِهَا صَبًّا

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں، خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

(ج): دوسرے شعر کی ترکیب کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ مذکورہ اشعار کس موقع پر کہے گئے؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الجواب

(الف):

ترجمہ: لیکن وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا حالانکہ نیزے کے لیے تیزی تھی، جب اس کا نفس اس کو یاد کرتا ہے تو وہ پہلو کو ٹٹولتا ہے۔

اور وہ کنواری لڑکیوں، فوجی افسروں، بستیوں، غبار آلود پادریوں، مصاحبوں اور صلیبوں کو چھوڑا۔

میں دیکھتا ہوں ہم میں سے ہر ایک اپنے لیے زندگی کا طالب ہے، اس حال میں کہ وہ اس کا حریص اور عاشق ہے۔

(ب):

شاعر دمستق کی بدحواسی اور اپنی جان بچانے کے فکر کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ رومی کمانڈر نے صرف اپنی جان بچانے کی فکر کی، باقی نوخیز لڑکیاں اور فوجی سربراہ، مقبوضہ گاؤں، بڑے بڑے پادری اور پیشواؤں کی کوئی پرواہ نہ کی، ان لوگوں کو بے یار و مددگار چھوڑ بھاگا اور سیف الدولہ تمام چیزوں پر قابض ہوگیا۔

الطعن: مصدر طعن (ن،ف) نیزہ مارنا۔

لمس: (ن،ض) لمسًا چھونا، ٹٹولنا۔

الجنب: پہلو، (ج) جنوب و اجناب.

خلی: تخلیۃ (تفعیل) خالی کرنا۔

القریٰ: واحد قریۃ گاؤں کا علاقہ۔

شعث: واحد اشعث پراگندہ حال شعث (س) پراگندہ ہونا، بدحال ہونا۔

قرابین: واحد قربان ہمنشیں، مراد بادشاہ کا مصاحب۔

صلب: واحد صلیب سولی کی لکڑی جس کو عیسائی صلیب کو عزت واحترام کی نگاہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سے دیکھتے ہیں۔

یبغی: (ضَ ر) بغیا چاہنا، طلب کرنا۔

مستہام: محبت عشق میں پاگل ہونا، سرگرداں رہنا۔

(ج):

و مستانفہ، خلی فعل بافاعل، العذاری سے الصلبا تک پورا شعر معطوف علیہ معطوف ہوکر مفعول بہ ہے، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

مذکورہ اشعار: متنبّی نے ماہِ محرم ۳۲۱ھ میں سیف الدولہ کی تعریف اور اس کے مرعش نامی قلع کا تذکرہ کرتے ہوئے کہے۔

سوال/۲۰، دیوانِ متنبّی صفحہ:۱۹

يَا أُخْتَ خَيْرِ أَخٍ يَابِنْتَ خَيْرِ أَبٍ ۞ كِنَايَةً بِهِمَا نَحْنُ اَشْرَفِ النَّسَبِ
أُجِلُّ قَدْرَكِ أَنْ تُسَمَّى مُؤَبَّنَةً ۞ وَمَنْ كَنَاكِ فَقَدْ سَمَّاكِ لِلْعَرَبِ
لَايَمْلِكُ الطَّرِبُ الْمَحْزُوْنُ مَنْطِقَهُ ۞ وَدَمْعَهُ وَهُمَا فِيْ قَبْضَةِ الطَّرَبِ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں۔

(ج): دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں نیز پہلے شعر کی ترکیب بھی کریں اور اگر یاد ہو تو یہ بھی بتائیں کہ مذکورہ اشعار میں أخت سے کون مراد ہے اور وہ کون ہے اور اس کا انتقال کب ہوا؟

الجواب

(الف):

ترجمہ: اے بہترین بھائی سیف الدولہ کی بہن! اے بہترین باپ ابوالہیجہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کی بیٹی، میں نے ان دونوں سے سب سے شریف نسب کا کنایہ کیا۔

میں تیری قدر و منزلت کو اس سے عظیم سمجھتا ہوں کہ مرثیات کہتے وقت تیرا نام لیا جائے، اور جس نے کنایۃً تیرا نام لے لیا تو سمجھ لے کہ عربوں کے سامنے اس نے تیرا ذکر کیا۔

بے چین غمزدہ شخص اپنی گویائی اور آنسوؤں پر اختیار نہیں رکھتا، یہ دونوں چیزیں تو بے چین اور غم کے بس میں ہوتے ہیں۔

(ب):

أخت: بہن، جمع أخوات.

كناية: مصدر، كنى (ض) كناية کنایہ کرنا۔

نسب: رشتہ داری، آپس داری جمع أنساب.

أجل: إجلال (افعال) بڑائی اور برتری کا اعتراف کرنا۔

تسمي: فعل مضارع مجہول تیرا نام لیا جاتا ہے، اسمٰی اسماء (افعال) نام رکھنا۔

مؤبنة: اسم مفعول مؤنث، أبّن تأبينا (تفعیل) نوحہ کرنا، مرثیہ کہنا۔

عرب: عربی لوگ، عربی کی جمع ہے۔

طرب: خوش، مست، طرب (س) طربًا خوشی سے جھونا، مست ہونا۔

منطق: گفتگو، بات (ض) نطقاً بولنا۔

قبضة: قبضہ، کنٹرول (ض) قبضا کوئی چیز اپنی گرفت میں لینا۔

(ج):

شاعر خولہ کے بلند مرتبے کو اور معروف حیثیت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تو اپنی خوبیوں سے اتنی مشہور ہو چکی ہے کہ تیرا تعارف کرانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی، اگر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کسی نے تیرا نام مرثیہ کہتے ہوئے لے لیا تو، تُو سمجھ لے کہ گویا کہ اس نے تیرا نام حقیقت میں لے لیا۔

ترکیب: یا حرفِ ندا، أدعو فعل کے قائم مقام، اخت خیر اخ مسلسل اضافتوں کے بعد مفعول بہ، جملہ ہوکر ندا اور مبدل منہ یا بنت خیر اب پہلے کی طرح اضافتوں کے بعد جملہ ہوکر بدل اور جملۂ نداء، کنایة مصدر، بھما اور نحن اشراف نسب جار مجرور ہوکر مصدر کے متعلق، پھر یہ أکنی فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، یہ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جوابِ ندا اور پورا شعر جملہ ندائیہ ہے۔

مذکورہ اشعار میں: أخت سے مراد خولہ ہے اور سیف الدولہ کی بہن ہے جس کا انتقال ۳۵۲ھ میں کومیا فارقین میں ہوا تھا۔

سوال/۲۱، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۰

وَكَم صَحِبَتْ أَخاهَا فِي مُنَازَلَةٍ ❁ وَكَمْ سَأَلْتَ فَلَمْ يَبْخَلْ وَلَم تَخِبْ

طَوَى الْجَزِيْرَةَ حَتّٰى جَائَنِيْ خَبَرٌ ❁ فَزِعْتُ فِيْهِ بِآمَالِيْ إِلَى الْكَذِبِ

حَتّٰى إِذَا لَمْ يَدَعْ لِيْ صِدْقُهُ أَمَلًا ❁ شَرِقْتُ بِالدَّمْعِ حَتّٰى كَادَ يَشْرَقُ بِيْ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): دوسرے اور تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

(ج): دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: بہر حال تو جنگ میں اس کے بھائی کے ساتھ رہی اور بارہا تو نے اس سے مانگا تو، نہ اس نے بخل کیا اور نہ تو نامراد ہوئی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جزیرہ کو طے کر کے میرے پاس اس کی خبر پہنچی، تو میں اپنی اُمیدوں کے باعث میں نے اس بات کی پناہ لی کہ یہ خبر جھوٹی ہوگی۔

یاں تک کہ جب اس کی صداقت نے میرے لیے کوئی اُمید نہیں چھوڑی تو میرے حلق میں آنسوؤں سے پھندا لگ گیا، یہاں تک کہ قریب تھا کہ میری وجہ سے اس حلق میں پھندا پڑ جاتا۔

(ب):

دوسرے شعر کا مطلب: یہ ہے کہ خولہ کی خبر وفات آن کی آن میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب پر چاروں جانب پھیل گئی تو میں نے اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ یہ خبر جھوٹی ہوگی تا کہ میرے اَرمانوں کا گلا نہ گھونٹ اُٹھے کیونکہ مرحومہ سے مجھے بہت سی اُمیدیں وابستہ تھیں۔

تیسرے شعر کا مطلب: یہ ہے کہ جب خولہ کی وفات کی خبر چاروں جانب سے سچی خبریں ملنے لگیں، تو اس کے بھی صبر و ضبط کا پہاڑ ٹوٹ گیا تو میری آنکھیں بے اختیار اشکبار ہو گئیں جن سے حلق میں پھندا لگنے لگا اور یہ سیلابِ اَشک اتنی تیزی سے رواں تھا کہ دیکھنے والوں کو یہ احساس ہو رہا تھا کہ جیسے خود آنسوؤں کے گلے میں پھندا پڑ گیا ہو۔

لغات: صحبت صحب (س) صحبا و صحبة ساتھ رہنا، ساتھی ہونا۔

یبخل (س) بخلا بخل کرنا۔

تخب (ض) خيبة نامراد ہونا، محروم ہونا۔

طوىٰ (ض) طيا لپیٹنا، طے کرنا۔

خبر: جمع اخبار اطلاع، مراد خبر وصال۔

فزعت: فزع (س) گھبرانا، بے چین ہونا، دہشت زدہ ہونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کذب: جھوٹ (ض) جھوٹ بولنا، جان بوجھ کر غلط خبر دینا۔

یدع: الودع (ف) چھوڑنا۔

شرقت: شرق (س) پھانس لگنا، کسی چیز کا حلق میں اٹکنا۔

الدمع: آنسو جمع دموع.

(ج):

طوی فعل، الجزیرة مفعول بہ مقدم، خبر موصوف، فزعت فعل با فاعل، فیہ بآمالی اور إلی الکذب تینوں جار مجرور ہو کر فزعت کے متعلق جملہ فعلیہ ہو کر صفت اور طوی کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتی عاطفہ، جاء فعل با فاعل، ن وقایہ، ی متکلم مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

سوال/۲۲، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۱

كَأَنَّ فَعْلَةَ لَمْ تَمْلَأْ مَوَاكِبُهَا ❁ دِيَارَ بِكْرٍ وَلَمْ تَخْلَعْ وَلَمْ تَهَبِ

وَلَمْ تَرُدَّ حَيَاةً بَعْدَ تَوْلِيَةٍ ❁ وَلَمْ تُغِثْ دَاعِيًا بِالْوَيْلِ وَالْحَرَبِ

أَرَى الْعِرَاقَ طَوِيْلَ اللَّيْلِ مُذْ نُعِيَتْ ❁ فَكَيْفَ لَيْلُ فَتَى الْفِتْيَانِ فِي حَلَبِ

(الف): مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے۔

(ب): تیسرے شعر کا مطلب بیان کیجیے نیز خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت کیجیے۔

(ج): پہلے شعر کی ترکیب کیجیے نیز یہ بتلایئے کہ مذکورہ اشعار کس وقت کہے گئے ہیں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: ایسا لگتا ہے کہ خولہ کے لشکروں نے دیارِ بکر کو پُر نہیں کیا، اور نہ کبھی خلعت سے نوازا تھا اور نہ (کچھ) بخشا تھا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اور ایسا لگتا ہے کہ اس نے پیٹھ پھیر کر جانے والے کی زندگی کو نہیں لوٹایا، اور نہ اس شخص کی فریادرسی کی تھی جس نے واوَیْلا وَاحَرَبَاہ کہہ کر پکارا۔

جب سے اس کی موت کی خبر دی گئی ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ شبِ عراق دراز ہوگئی ہے، تو حلب میں جوانوں کے جوان کا کیا حال ہوگا۔

(ب):

شاعر خولہ کے صدمۂ وفات کی درازی اور گہرائی کو بیان کرتا ہے کہ میں مرحومہ کا کوئی قریبی نہیں ہوں، لیکن اس کے باوجود جب سے موت کی خبر آئی ہے نیندیں حرام ہوگئی ہیں اور رات کٹنے کا نام ہی نہیں لیتی تو بھلا اندازہ کیجئے کہ جو اس کا بھائی ہے یعنی سیف الدولہ حلب میں اس کی رات کیسے کٹ رہی ہوگی۔

وضاحت: تملأ ملأ (ف) بھرنا، پُر ہونا۔

تخلع: خلع (ف) انعام دینا، لباس دینا، خلعت دینا۔

تھب: وھب (ف) ھبۃً بخشش کرنا، بغیر ثواب کی نیت سے دینا۔

ترد: ردّ (ن) رداً لوٹانا، پھیرنا۔

تولیۃ: (تفعیل) پیٹھ پھیر کر بھاگنا۔

تغث: (افعال) مدد کرنا، نصرت واعانت کرنا۔

الویل: ہلاکت، بربادی، مفہوم یہ ہے: واویلاہ واحرباہ پکارنا۔

نعیت: نعی (ف) نعیاً وفات کی خبر دینا۔

فتی: نوجوان جمع فتیان و فتیۃ (س) جوان ہونا۔

(ج):

کان حروفِ مشبہ بالفعل، فعلۃ اس کا اسم، لم تملأ فعل، مواکبھا مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل، دیار بکر ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

معطوف علیہ، و عاطفہ، لم تخلع فعل فاعل ہو کر معطوف علیہ معطوف، و عاطفہ، لم تھب بھی فعل فاعل جملہ ہو کر معطوف، پھر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

مذکورہ اشعار: متنبّی نے سیف الدولہ کی بہن کے مرثیے میں کہے۔

سوال/۲۳، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۱

وَبَلٰی وَحُرْمَةِ مَنْ كَانَتْ مُرَاعِيَةً ❁ لِحُرْمَةِ الْمَجْدِ وَالْقُصَّادِ وَالْأَدَبِ
وَمَنْ غَدَتْ غَيْرَ مَوْرُوْثٍ خَلَائِقُهَا ❁ وَإِنْ مَضَتْ يَدُهَا مَوْرُوْثَةَ النَّشَبِ
وَهَمُّهَا فِي الْعُلٰى وَالْمَجْدِ نَاشِئَةً ❁ وَهَمُّ أَتْرَابِهَا فِي اللَّهْوِ وَاللَّعِبِ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں۔

(ب): دوسرے اور تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کر کے تیسرے شعر کی ترکیب کریں نیز مذکورہ اشعار کس موقع پر کہے گئے ہیں؟

الجواب

(الف):

ترجمہ : کیوں نہیں اس خاتون کی حرمت کی قسم، جو بزرگی اور شرافت، علم و آداب اور شاعروں کی عزت کا لحاظ رکھنے والی تھی۔

اور اس خاتون کی قسم جواب اس حال میں ہوگئی ہے، کہ اس کے اخلاق و عادات کا کوئی وارث نہیں ہوا، البتہ اس کے ہاتھ کے مال و جائداد کا وارث ہوا۔

بچپن ہی سے خولہ کی توجہ بلندی اور شرف و عزت کے حصول کی طرف تھی، جبکہ اس کی ہم عمروں کی ساری توجہ کھیل کود کی طرف تھی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) دوسرے شعر کا مطلب:

متنبّی خولہ کے مکارمِ اخلاق اور اعلیٰ صفات کے متعلق کہتا ہے، کہ خولہ نے عادات واطوار کی جس بلندی کو چھولیا تھا اس کی وفات کے بعد وہاں تک پہنچنے کی تمام راہیں ختم ہوگئیں، اور کوئی اس جیسی اعلیٰ صفات کا حامل نہیں ہوسکتا ہے، اور نہ ہی کسی کے اندر خولہ کے اخلاق وعادات کی جھلک دکھائی پڑسکتی ہے، البتہ لوگ اس کے اموال اور اس کی تمام جائداد پر قابض ہوگئے ہیں۔

تیسرے شعر کا مطلب: یہ ہے کہ خولہ کی عزت وشرافت فطری طور پر، اس کی ذات میں ودیعت کی ہوئی تھی، یہی وجہ ہے کہ بچپن کا زمانہ، جس میں عام طور پر بچے کھیل تماشے میں مست رہتے ہیں، خولہ اس دَورِ مستی میں بھی شرافت وبزرگی کا پیکر بنی ہوئی تھی اور حصولِ عظمت ہی کو اس نے اپنا مقصد بنالیا تھا، جبکہ اس کی دیگر سہیلیاں حسبِ فطرت لہو ولعب ہی کو اپنی مقصدِ زندگی تصور کیے ہوئے تھیں۔

(ج):

حرمة: احترام، عزت، جمع حروم۔

مراعية: رعایت کرنے والی، لحاظ کرنے والی، اسم فاعل (مفاعلة) رعایت کرنا، لحاظ کرنا۔

قصاد: قصیدہ پڑھنے والے شعراء، قصد (ض) قصیدہ یا شعر کہنا، قصاد، قاصد کی جمع ہے۔

غدت: افعالِ ناقصہ میں سے ہے بمعنیٰ صارت.

موروث وراثت میں ملی ہوئی چیز (س) وارث ہونا۔

خلائق: واحد خليقة، اخلاق وعادات۔

نشب: جمع انشاب، مال، جائداد۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

هم: جمع هموم، قصد وارادہ، چاہت، (ن) ارادہ کرنا۔

ناشئة: نوخیزی، بچپنا، پرورش پانے والی، اسم فاعل (ف) بڑھنا، تربیت پانا۔

اتراب: ہم عمر، سہیلی، واحد ترب.

لعب: مصدر (س) کھیلنا۔

ترکیب: و ابتدائیہ، هم مضاف، ها ضمیر ذوالحال، ناشئة حال، پھر مضاف الیہ ہوکر مبتداء، فی حرفِ جر، العلی و المجد معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور اور ظرفِ مستقر کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ، هم اترابها اضافتوں کے بعد مبتداء، فی حرفِ جر، اللهو و اللعب معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور ظرف مستقر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

مذکورہ اشعار: سیف الدولہ کی بہن کے مرثیے میں کہے گئے ہیں۔

سوال/۲۴، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۲

وَإِنْ تَكُنْ خُلِقَتْ أُنْثٰى لَقَدْ خُلِقَتْ ۞ كَرِيْمَةً غَيْرَ أُنْثٰى الْعَقْلِ وَالْحَسَبِ
وَإِنْ تَكُنْ تَغْلِبُ الْغَلْبَاءُ عُنْصُرَهَا ۞ فَإِنَّ فِي الْخَمْرِ مَعْنًى لَيْسَ فِي الْعِنَبِ
فَلَيْتَ طَالِعَةَ الشَّمْسَيْنِ غَائِبَةٌ ۞ وَلَيْتَ غَائِبَةَ الشَّمْسَيْنِ لَمْ تَغِبِ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): پہلے شعر کا مطلب بیان کریں نیز پہلے شعر کی ترکیب بھی کریں۔

(ج): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ : اگر چہ وہ عورت کی صورت میں پیدا ہوئی، مگر معزز وشریف پیدا ہوئی، عقل وشرافت میں مؤنث نہیں ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اگراس کی اصل زبردست قبیلۂ تغلب ہے اوراس کے باوجود وہ ان میں سب سے افضل ہے، تواس میں کوئی تعجب نہیں، کیونکہ شراب میں وہ بات ہے جوانگور میں ناپید رہا کرتی ہے، حالانکہ وہ اس کی اصل ہے۔

کاش دوآفتابوں میں سے طلوع ہونے والا آفتاب غائب ہوتا، اور دوآفتابوں میں سے چھپ جانے والا غروب نہ ہوتا۔ (جونفع اور فیض رسانی میں سورج کی طرح ہے)۔

(ب):

شاعرخولہ کی وسعتِ عقل وفہم کو بتلارہا ہے کہ اگرچہ وہ دنیا میں عورت بناکر بھیجی گئی، لیکن اس کی فہم وفراست دیگر ناقص العقل عورتوں سے بڑھی ہوئی تھی، وہ اپنے خصوصی کمالات کی بناپر دنیا کی دوسری خواتین میں نمایاں رہتی تھی، باطنی خوبیوں اور فلک بوس عقل کی مالک ہونے کی وجہ سے اسے عورتوں میں شمار کرنا اس کو بلند حیثیت سے گھٹادیتا ہے۔

ترکیب: و مستانفہ، إن شرطیہ، تکن فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر اس کا اسم، خلقت فعل مجہول، ھی ضمیر اس کا نائب فاعل، انثٰی مفعول بہٖ جملہ فعلیہ ہوکر تکن کی خبر اور شرط، اس کی جزاء فلا عجب فی ذالک محذوف ہے، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے، ل تاکیدیہ، قد برائے تحقیق، خلقت فعل، ھی ذوالحال، کریمۃ حالِ اوّل، غیر مضاف، انثٰی العقل و الحسب معطوف علیہ معطوف اور ترکیب اضافی کے بعد غیر کا مضاف الیہ ہوکر حالِ ثانی، اور خلقت کا فاعل، جملہ ہوکر جوابِ قسم ہے جملۂ قسم أی و اللّٰہ الخ محذوف ہے، جملہ قسمیہ ہے۔

(ج):

خلقت: (ن) خلقا پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا۔

کریمۃ: معزم، محترم، (ک) بلند ہونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الحسب: خاندانی شرافت، بزرگی، حسب، نسب، جمع احساب.

تغلب: یہ سیف الدولہ کا قبیلہ ہے، (ض) غالب آنا، فائق ہونا۔

عنصر: جمع عناصر، مادہ، کسی چیز کی اصل، جڑ۔

عنب: انگور، جمع اعناب.

طالعة: طلع (ن، ف) طلوعا نکلنا، طلوع ہونا۔

الشمس: شمس کا تثنیہ، سورج، شموس.

غاب: (ض) غیبا، چھپنا، غائب ہونا۔

سوال/۲۵، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۳

وَلَاذَكَرْتُ جَمِيْلًا مِنْ صَنَائِعِهَا ❁ إِلَّا بَكَيْتُ، وَلَاوُدٌّ بِلَاسَبَبٖ

قَدْ كَانَ كُلُّ حِجَابٍ دُوْنَ رُؤْيَتِهَا ❁ فَمَا قَنِعْتِ لَهَا يَاأَرْضُ بِالْحُجُبِ

وَلَارَأَيْتِ عُيُوْنَ الْإِنْسِ تُدْرِكُهَا ❁ فَهَلْ حَسَدْتِ عَلَيْهَا أَعْيُنَ الشُّهُبِ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): تیسرے شعر کی ترکیب کریں اور تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: میں جب بھی اس کے احسانوں میں سے کسی احسان کو یاد کرتا ہوں، تو میں رو پڑتا ہوں، اور کوئی محبت بلا وجہ نہیں ہوتی۔

اس کے دیکھنے کے درمیان ہر طرح کے پردے حائل تھے، تو اے زمین! تجھے ان تمام پردوں پر اطمینان نہیں ہوا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تُو نے انسان کی آنکھوں کو کبھی خولہ تک پہنچتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا، تو کیا تمہیں ستاروں کی آنکھوں پر جلن تھی۔

(ب) ترکیب:

و مستانفہ، لا نافیہ، رأیت فعل بافاعل، عیون الإنس ترکیب اضافی کے بعد ذوالحال، تدرک فعل بافاعل، ھا مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہو کر حال، اور رأیت کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، ھل برائے استفہام، حسدت فعل بافاعل، علیھا جار مجرور ہو کر فعل کے متعلق، اعین الشھب ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔

مطلب: یہ ہے کہ خولہ کے یہاں اس قدر پردہ کا اہتمام تھا کہ، لوگوں کی نگاہیں تمام تر محنت وکوشش کے بعد بھی خولہ تک رسائی نہیں کر سکتی تھیں، البتہ آسمان کے ستارے کبھی کبھی اس کی جھلک پا جاتے تھے، اور شاید زمین کو یہ بھی گوارہ نہ تھا اس لیے تو اس عظیم خاتون کو مٹی کا نقاب اُڑھا کر ہمیشہ کے لیے روپوش کر دیا۔

(ج):

ذکرت: (ن) ذکراً یاد کرنا۔

صانع: واحد صنیعۃ احسان، بھلائی، (ف) نیکی کرنا۔

ودّ: محبت (س) چاہنا، محبت کرنا۔

حجاب: پردہ، جمع حجبٌ (ن) چھپانا۔

قنعت: (س) مطمئن ہونا، قناعت کرنا۔

تدرک: (افعال) پانا، حاصل کرنا۔

حسدت: (ن،ض) جلنا، حسد کرنا۔

شھب: واحد شھاب، ستارہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال/۲۶، دیوانِ متنبّی صفحہ:۲۴

يَاأَحْسَنَ الصَّبْرِ زُرْ أَوْلَى الْقُلُوْبِ بِهَا ❁ وَقُلْ لِصَاحِبِهِ يَا أَنْفَعَ السُّحُبِ

وَأَكْرَمَ النَّاسِ لَامُسْتَثْنِيًا أَحَدًا ❁ مِنَ الْكِرَامِ سِوَى آبَائِكَ النُّجُبِ

قَدْ كَانَ قَاسَمَكَ الشَّخْصَيْنِ دَهْرُهُمَا ❁ وَعَاشَ دُرُّهُمَا الْمَفْدِيُّ بِالذَّهَبِ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ اور تیسرے شعر کا مطلب بیان کیجئے۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق کیجئے۔

(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کیجئے نیز مذکورہ اشعار کس وقت کہے گئے ہیں نیز یہ بھی بتلائیں کہ مذکورہ اشعار میں موتی اور سونا سے کون مراد ہیں؟

الجواب

(الف):

ترجمہ : اے بہترین صبر! تو اس دل کے پاس جا جو خولہ کے سب سے زیادہ قریب ہے، اور اس دل والے سے کہہ کہ اے سب سے زیادہ نفع بخش بادل۔

اور سارے لوگوں میں سب سے زیادہ شریف میں تیرے شریف آباء و اجداد کے سواء لوگوں میں کسی کا استثناء نہیں کرتا۔

دونوں بہنوں کے زمانے نے تجھ سے بٹوارہ کیا اور ان دونوں میں وہ بڑی بہن جو زندہ رہی حسن و جمال اور نفاست میں موتی کی طرح تھی، اس پر وہ چھوٹی بہن قربان ہوگئی جو قدر و منزلت میں سونے کی طرح تھی۔

مطلب: متنبّی سیف الدولہ کی دونوں بہنوں کا تذکرہ کر رہا ہے؛ چنانچہ بڑی کو موتی اور چھوٹی بہن کو سونا بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ زمانہ کی ستم گری نے دونوں بہنوں کو بہت ہی جلدی جدا کر دیا تھا، اور ان میں سے موتی آج تک زندہ تھی جو تمہیں ملی تھی، اور

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سونا اس موتی پر قربان ہوگیا تھا کہ شاید وہ تاحیات سیف الدولہ کا ساتھ دے سکے، مگر آج وہ بھی زمانے کی تخریب کاری کا شکار ہوگئی۔

(ب):

الصبر: مصدر (ض) صبر کرنا۔

اولٰی: سب سے زیادہ قریب، سب سے زیادہ نزدیک، اسم تفضیل۔

السحب: واحد سحاب، بادل.

مستثنیا: استثناء ا (استفعال) نکالنا علیحدہ کرنا، استثناء کرنا۔

درّ: موتی جمع دُرر.

نجب: واحد نجیب شریف، سخی، فیاضی۔

قاسم: (مفاعلت) آپس میں تقسیم کرنا۔

شخصین: شخص کا تثنیہ جمع اشخاص.

المفدی: (ض) فداء قربان ہونا۔

(ج) ترکیب:

قد برائے تحقیق، کان تامہ، قاسم فعل، ک ضمیر مفعول بہ اوّل، الشخصین مفعول بہ ثانی، دھر ھما ترکیب اضافی کے بعد اس کا فاعل، قاسم فعل اپنے متعلقات سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، عاش فعل، در ھما مضاف مضاف الیہ ہوکر موصوف، المفدی اسم مفعول، بالذھب جار مجرور ہوکر مفدی کے متعلق، پھر صفت ہوکر عاش کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

مذکورہ اشعار: متنبّی نے سیف الدولہ کی بہن کے مرثیے میں کہے۔

موتی: سے مراد سیف الدولہ کی بڑی بہن ہے۔

سونا: سے مراد سیف الدولہ کی چھوٹی بہن ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال ر۲۷، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۵

جَزَاکَ رَبُّکَ بِالْاَحْزَانِ مَغْفِرَةً ❁ فَحُزْنُ کُلِّ أَخِیْ حُزْنٍ أَخُوْ الْغَضَبِ
وَأَنْتُمْ نَفَرٌ تَسْخُوْ نُفُوْسُکُمْ ❁ بِمَا یَهَبْنَ وَلَایَسْخُوْنَ بِالسَّلَبِ
حَلَلْتُمْ مِنْ مُلُوْکِ النَّاسِ کُلِّهِمْ ❁ مَحَلَّ سُمْرِ الْقَنَا مِنْ سَائِرِ الْقَصَبِ

(الف): مذکرہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

(ج): تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: تیرا رب تیرے غموں کے مقابلے میں عفو و درگزر کا بدلہ دے، اس لیے کہ ہر غمزدہ کا غم غضب کا ساتھی ہوتا ہے۔

تم ایسے لوگ ہو کہ تمہاری طبیعتیں اس میں فیاض ہوتی ہیں، جو خود عطا کرتی ہیں اور اس میں فیاض نہیں ہوتی ہیں جو ان سے زبردستی چھین لی جائے۔

تمام بادشاہوں کے مقابلے میں تمہارا مقام ایسے ہی ہے جیسے گندم گوں نیزوں کی لکڑیوں کو ہر طرح کے بانس پر۔

(ب):

جزی: (ض) جزاء، بدلہ دینا، ثواب دینا۔

أحزان: واحد حزن (س) غمگین ہونا۔

غضب: غصّہ، غَضب (س) بھڑکنا، غصہ کرنا۔

نفر: جماعت، جمع أنفار.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نفوس: واحد نفس، دل، روح۔

یھب: وَھَبَ (ف) ھبۃ بخشش کرنا، عطیہ دینا۔

سلب: (ن) سلبًا چھیننا، لوٹنا۔

حللتم: فعل ماضی جمع مذکر حاضر (ن) حَلًّا اُترنا، قیام کرنا۔

محل: ظرف ہے، جمع محال.

قصب: واحد قصبۃ بانس، نرگنڈہ، پوروے دار لکڑی۔

(ج):

شاعر سیف الدولہ کے خاندان کی اہمیت و فضیلت بتا رہا ہے کہ جس طرح گندم گوں نیزے، تمام ہتھیاروں میں بڑے کاری اور عمدہ مانے جاتے ہیں، اسی طرح ممدوح اور اس کا خاندان بھی تمام بادشاہوں میں سب سے افضل اور سب سے بلند رُتبے کا حامل ہے، دیگر بادشاہوں کی ان کے مقابلے میں وہی قدر و قیمت ہے جو گندمی نیزوں کے مقابلے میں اور دوسرے اسلحوں کی ہے۔

سوال/۲۸، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۶

وَمَـاقَـضَـى أَحَـدٌ مِنهَـا لُبَـانَتَـهُ ❁ وَلَاانْتَهَـى أَرَبٌ إِلَّا إِلَـى أَرَبِ

تَـخَالَفَ النَّاسُ حَتّٰى لَااتِّفَاقَ لَهُمْ ❁ إِلَّا عَلٰى شَجَبٍ وَالْخُلْفُ فِي الشَّجَبِ

فَقِيلَ تَخْلُصُ نَفْسُ الْمَرْءِ سَالِمَةً ❁ وَقِيلَ تَشْرَكُ جِسْمُ الْمَرْءِ فِي الْعَطَبِ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کیجئے۔

(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کریں اور تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الجواب

(الف):

ترجمہ: کسی بھی شخص نے دنیا سے اپنی ضرورت پوری نہیں کی، اور ایک ضرورت دوسری ضرورت پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔

ہر چیز میں لوگوں کا اختلاف ہے یہاں تک کہ موت کے سوا کسی چیز پر ان کا اتفاق نہیں، بلکہ موت میں بھی اختلاف ہے۔

چنانچہ کوئی کہتا ہے کہ انسان کی روح اس کے جسم سے صحیح سالم نکلتی ہے، اور کوئی کہتا ہے کہ روحِ انسانی ہلاکت میں جسمِ انسانی کے ساتھ شریک رہتی ہے۔

(ب):

لبانة: حاجت، ضرورت، (ج) لبان و لبانات.

انتهٰی: (افتعال) ختم ہونا۔

ارب: حاجب، ضرورت، (ج) اراب.

تخالف: تخالفًا (تفاعل) آپس میں اختلاف کرنا۔

اتفاق: مصدر (افتعال) متفق ہونا۔

شجب: ہلاکت، سزائے موت (ج) شجوب (ن) شَجْبًا ہلاک کرنا۔

تخلص: خلص (ن) خالص ہونا۔

سالمة: سلم (ن) سلامۃ محفوظ رہنا، صحیح سالم رہنا۔

تشرك: شرك (س) شریک ہونا، شرکت کرنا۔

العطب: مصدر، عطِب (س) عَطَبًا ہلاک ہونا، ضائع ہونا۔

(ج):

اس سے پہلے والے شعر میں شاعر یہ بتلا چکا ہے کہ موت پر اگرچہ لوگوں کی آراء

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

متفق ہیں، لیکن موت کی توضیح وتشریح میں اب بھی اختلاف ہے؛ چنانچہ کچھ لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ موت صرف جسمِ انسانی کو فنا کرتی ہے، روح پر کوئی آنچ نہیں آتی، اور کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جس طرح انسان کا ڈھانچہ تباہ ہوتا ہے، اسی طرح روحِ انسان کو بھی تباہ وبرباد کردیتی ہے۔

ترکیب: ف تفصیلیہ، قیل فعل مجہول، ہو ضمیر نائب فاعل اور جملہ قول، تخلص فعل، نفس المرء ترکیب اضافی کے بعد ذوالحال، سالمۃ تخلص کا حال، پھر فاعل جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، جملہ قولیہ ہے، و عاطفہ، قیل فعل، ہو ضمیر نائب فاعل، جملہ ہوکر قول، تشرک فعل بافاعل، جسم المرء مضاف مضاف الیہ ہوکر تشرک کا مفعول بہ، فی الحطب جار مجرور تشرک کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ، جملہ قولیہ ہے۔

سوال/۲۹، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۷

دَمْعٌ جَرَىٰ فَقَضٰى فِي الرَّبْعِ مَاوَجَبَا ❁ لِأَهْلِهٖ وَشَفَا أَنّٰى وَلَا كَرَبَا

عُجْنَا فَأَذْهَبَ مَاأَبْقَى الْفِرَاقُ لَنَا ❁ مِنَ الْعُقُوْلِ وَمَارَدَّ الَّذِي ذَهَبَا

سَقَيْتُهٗ عَبَرَاتٍ ظَنَّهَا مَطَرًا ❁ سَوَائِلًا مِنْ جُفُوْنٍ ظَنَّهَا سُحُبًا

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگاکر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

(ج): تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں، نیز دوسرے شعر کی ترکیب کریں، مذکورہ اشعار کس کی تعریف میں کہے گئے ہیں؟

الجواب

(الف):

ترجمہ: میرے آنسوؤں نے دیارِ حبیب میں بہہ کر اس حق کو ادا کردیا جو اس

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کے باشندوں کا مجھ پر بنتا تھا، اور مجھے غمِ فراق سے شفادی، کیونکہ رونے سے جی ہلکا ہوتا ہے کیا حق ادا کیا کہاں شفادی وہ اس کے قریب بھی نہ ہوئے۔

ہم وہاں ٹھہرے تو وہ مسکنِ غمِ فراق کو تازہ کر کے ہماری ان عقلوں کو بھی لے گیا جو فراقِ محبوب نے باقی چھوڑی اور بوقتِ فراق جو عقل جاتی رہی اسے بھی واپس نہ کیا۔

میں نے اسے اشک رواں سے، سیراب کیا جنہیں اس نے بارش خیال کیا، جو پلکوں سے بہہ رہے تھے جنہیں اس نے بادل خیال کیا۔

(ب):

جری: (ض) جریا، جاری ہونا، بہنا۔

وجب: (ض) وَجَباً واجب ہونا، ثابت ہونا۔

شفی: (ض) شفاء اشفادینا، یہاں اطمینانِ قلب کا حصول مراد ہے۔

کرب: قریب ہونا، نزدیک ہونا، برائے بیان قربت۔

عجنا: (ن) عوجا اُترنا، ٹھہرنا، قیام کرنا۔

أبقٰی: إبقاء ا(افعال) باقی رکھنا۔

مردّ: (ن) ردًّا واپس کرنا، لوٹانا۔

سقیت: سقی (ض) سقیا سیراب کرنا، سینچنا۔

مطر: بارش، جمع امطار.

سوائلا: واحد سائلۃ بہنے والی چیز، مراد آنسو۔

جفن: پلک جمع اجفان.

(ج):

متنبّی اس شعر میں اپنی آہ وزاری کی کثرت بتارہا ہے کہ مکانِ محبوب سے لگ کر ہم

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نے اتنے آنسو بہائے کہ خود مکان نے یہ محسوس کیا کہ بارش ہورہی ہے اور ہمارا سیلابِ اشک اتنی تیزی سے رواں تھا کہ مکان ہماری آنکھوں کو بادل سمجھنے لگا۔

ترکیب: عجبنا فعل بافاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، اذھب فعل بافاعل، ما موصولہ، أبقی فعل، الفراق فاعل، لنا اور من العقول جار مجرور ہوکر ابقٰی کے متعلق جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، اذھب کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، ما نافیہ، رد فعل بافاعل، الّذی اسم موصول، ذھب فعل فاعل، جملہ ہوکر صلہ اور رد کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

مذکورہ اشعار: متنبّی نے مغیث بن علی بن بشر عجلی کی تعریف میں کہے۔

سوال/۳۰، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۸

هَامَ الْفُؤَادُ بِأَعْرَابِيَّةٍ سَكَنَتْ ❁ بَيْتًا مِنَ الْقَلْبِ لَمْ تَمْدُدْ لَهُ طُنُبَا
مَظْلُوْمَةُ الْقَدِّ فِيْ تَشْبِيْهِهِ غُصُنًا ❁ مَظْلُوْمَةُ الرِّيْقِ فِيْ تَشْبِيْهِهِ ضَرَبَا
بَيْضَاءُ تُطْمِعُ فِيْمَا تَحْتَ حُلَّتِهَا ❁ وَعَزَّ ذَالِكَ مَطْلُوْبًا إِذَا طُلِبَا

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں نیز دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

(ج): پہلے شعر کا مطلب بیان کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: میرا دل ایک ایسی دیہاتی عورت پر فریفتہ ہو چکا ہے، جو میرے دل کی ایک ایسی کوٹھری میں ڈیرہ جمالیا ہے جس کے لیے اس نے کوئی رسّی دراز نہیں کی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اس کے قد کو نرم نازک شاخ کے ساتھ تشبیہ دے کر اس پر ظلم کیا جاتا ہے اور اس کے لعابِ دہن کو شہد سے تشبیہ دے کر اس پر ظلم وستم ڈھایا جارہا ہے۔

وہ گوری چٹی ہے اپنی نرم مزاجی اور شیریں بیانی سے اس بدن کا لالچ دلاتی ہے جو اس کے لباس کے نیچے ہے مگر جب اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ مقصد دشوار ہوگا۔

(ب):

هَام: (ض) هيمًا وهيومًا وهيامًا محبت کرنا، آوارہ پھرنا۔

سكنت: سكن (ن) سكونًا سکونت اختیار کرنا، ٹھہرنا۔

تمدد: مدّ (ن) مدًّا کھینچنا، لمبا کرنا، پھیلانا۔

طنب: خیمہ کی رسی جمع اطناب.

غصن: شاخ جمع أغصان، وغصون.

ريق: تھوک، لعابِ دہن جمع ارياق ورياق.

ضرب: سفید اور گاڑھا شہد۔

تطمع: أطمع (افعال) إطعامًا لالچ دلانا۔

حلّة: لباس، جوڑا، جمع حلل.

عز: (ض) عزا دشوار ہونا، بھاری ہونا، مشکل ہونا۔

طُلب: طلب (ن) طلب کرنا، کسی چیز کی تمنا کرنا۔

ترکیب: مظلومة اسم مفعول اپنے فاعل قد کی طرف مضاف ہے، في حرفِ جر، تشبيهة مصدر اپنے فاعل ها کی طرف مضاف ہے، غصنا اسی کا مفعول بہ ہے، شبہ جملہ ہوکر في کا مجرور اور مظلومة کے، پھر شبہ جملہ ہوکر، هي مبتدا کی خبر اوّل، اور دوسرے مصرع میں ترکیب بالکل پہلے مصرعہ کی طرح ہے، اور وہ خبر ثانی ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج):

متنبّی اپنی داستانِ عشق کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے مجھے ایک دیہاتی عورت سے عشق ہوگیا اور میرے عشق کی سطح اتنی گہری ہوگئی ہے کہ وہ دیہاتی عورت (محبوبہ) میرے دل میں اس قدر رچ بس گئی ہے کہ گویا کہ اس نے میرے دل میں ایک کوٹھری بنالی ہے اور وہ اس میں رہتی ہے، اور افسوس تو اس بات پر ہے کہ میرے دل میں جگہ بنانے کے لیے محبوبہ کو کسی قسم کی تکلیف اور دشواری کا سامنا کرنا نہیں پڑا، بلکہ میرے عشق کی گہرائی نے اس کے لیے تمام بند دروازوں کو کھول دیا اور میری محبوبہ نے ہمیشہ کے لیے اس دل میں جگہ بنالی ہے۔

سوال/۳۱، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۸

بَيْضَاءُ تُطمِعُ فِيمَا تَحتَ حُلَّتِهَا ۞ وَعَزَّ ذٰلِکَ مَطلُوبًا اِذَا طُلِبَا

كَأَنَّهَا الشَّمسُ يُعيِى كَفَّ قَابِضِهِ ۞ شُعَاعُهَا وَيَرَاهُ الطَّرْفُ مُقتَرِبَا

مَرَّتْ بِنَا بَيْنَ تِرْبَيْهَا فَقُلْتُ لَهَا ۞ مِنْ اَيْنَ جَانَسَ هٰذَا الشَّادِنُ الْعَرَبَا

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کرو۔

(ب): شعر ثانی کی ترکیب کریں۔

(ج): شعر آخر کا مطلب بیان کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: محبوبہ ایسی گوری ہے جو اپنے لباس میں موجود جسم کا لالچ دلایا کرتی ہے، لیکن اس کو حاصل کرنے کی کوشش انتہائی مشکل مقصد ثابت ہوگی۔

ایسا لگتا ہے کہ یہ حسینہ آفتاب ہے جس کی کرنیں اپنے پکڑنے والے کی ہتھیلی کو

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تھکا دیتی ہے حالانکہ نگاہیں اسے قریب دیکھتی ہیں۔
محبوبہ اپنی دو سہیلیوں کے ساتھ ہمارے پاس سے گزری تو میں نے اُس سے کہا
یہ ہرن کا بچہ عربوں کے ساتھ کیسے آملا۔

(ب):

کان حرف مشبہ بالفعل، ھا اس کا اسم، الشمس ذو الحال، یعیی فعل، کف قابضہ ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ مقدم، شعاعھا مضاف مضاف الیہ ہوکر ذو الحال، و حالیہ، یر فعل، ہ مفعول بہ اوّل، الطرف فاعل، مقتربا مفعول بہ ثانی جملہ ہوکر حال اور یعیی ن کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر پھر حال ہوکر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ج):

تطمعُ (افتعال) اطعامًا لالچ دلانا۔ حلّۃ جمع حُلَلٌ لباس، جوڑا۔ عز (ض) دشوار ہونا، بھاری ہونا۔ طَلِب (ن) طلب کرنا، چاہنا۔ یعیی: اعي (انعال) إعیاءٌ عاجز کرنا، بے بس کرنا۔ کف: ہتھیلی (ج) أکف. قابض: اسم فاعل (ض) پکڑنا۔ شعاعٌ: کرن (ج) اشعۃ۔ طرف: نگاہ (ج) اطراف۔ مسرت (ن) گزرنا۔ ترب سہیلی (ج) اتراب جانس (مفاعلۃ) ہم شکل ہونا۔ الشادن: ہرن کا بچہ۔ العرب: أعرابی کی جمع عربی۔

سوال/۳۲، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۹

فَسْتَضْحَكَتْ ثُمَّ قَالَتْ كَالْمُغِيثِ يُرىٰ ❁ لَيْثَ الشَّرىٰ وَهُوَ مِنْ عِجْلٍ إِذَا انْتَسَبَا
جَاءَتْ بِأَشْجَعِ مَنْ يُسَمّٰى وَأَسْمَحِ مَنْ ❁ أَعْطٰى وَأَبْلَغِ مَنْ أَمْلٰى وَمَنْ كَتَبَا
لَوْحَلَّ خَاطِرُهُ فِيْ مُقْعَدٍ لَمَشٰى ❁ أَوْجَاهِلٍ لَصَحَا أَوْأَخْرَسٍ خَطَبَا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): تیسرے شعر کا مطلب تحریر کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ **فاستضحکت** سے کون مراد ہے؟

(ج): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تشریح کریں نیز دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: تو وہ ہنس کر کہنے لگی کہ میں مغیث ہی کی طرح ہوں، جو دیکھنے میں وادی ثریٰ کا شیر معلوم ہوتا ہے، حالانکہ وہ اپنا نسب بیان کرے تو قبیلۂ عجل کا ثابت ہوگا۔

تو اس نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو نام لیے جانیوالوں میں سب سے زیادہ دلیر ہے، عطا و بخشش کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر سخی اور لکھنے لکھانے والوں میں سب سے زیادہ فصیح و بلیغ ہے۔

اگر اس کے دل میں گردش کرنے والا خیال کسی اپاہج کے اندر جاں گزیں ہوجائے تو چلنے پر قادر ہوجائے، اور اگر کسی جاہل میں سما جائے تو نشۂ جہالت جاتا رہے، اور اگر کسی گونگے میں آجائے تو وہ زور آور خطیب بن جائے۔

(ب):

شاعر ممدوح کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کی ذات اتنی بابرکت ہے کہ ان کا تصور معذوروں کے لیے انتہائی مفید ہے اور اگر ممدوح کے دل کا خیال کسی جاہل کے اندر پیوست ہوجائے تو وہ لوگوں کے سامنے خطاب کرنے پر قادر ہوجائے، گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ممدوح کو علم وفہم، ذکاوت و فطانت اور فصاحت وبلاغت کا سنگم بنا کر مبعوث کیا۔

فستضحکت: سے شاعر متنبّی کی محبوبہ مراد ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج):

استضحکت: (استفعال) ہنسنا۔

المغیث: ممدوح کا نام۔

اشجع: اسم تفضیل، زیادہ بہادر (ک) جواں مرد ہونا، دلیر ہونا۔

اسمح: اسم تفضیل، بہت زیادہ فیاض، سمح (ف) بخشش کرنا۔

أبلغ: زیادہ بلیغ (ک) بلیغ ہونا۔

خاطر: دل میں گردش کرنے والا خیال، اسم فاعل (ن) جمع خواطر۔

مقعد: اسم مفعول، اپاہج (افعال) حوصلہ پست کرنا۔

أخرس: گونگا، جمع خرُس و خرسان (س) گونگا ہونا۔

ترکیب: جائت فعل بافاعل، ب حرفِ جر، اشجع مضاف، من موصولہ، یسمٰی فعل مجہول مع نائب فاعل جملہ ہوکر صلہ، اور مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، أسمح من اعطی پہلے کی طرح مرکب ہوکر معطوف، و عاطفہ، أبلغ مضاف، من موصولہ، أملٰی فعل فاعل جملہ ہوکر صلہ اور معطوف، و عاطفہ، من کتب بھی من أملٰی کی طرح جملہ فعلیہ اور موصول صلہ ہوکر معطوف پھر أبلغ کا مضاف الیہ اور معطوف ثانی، اشجع اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور اور جاء ت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

سوال/۳۳، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۳۰

تَحْلُوْا مَذَاقَتُهٗ حَتّٰی إِذَا غَضِبَا ❁ حَالَتْ فَلَوْ قَطَرَتْ فِي الْبَحْرِ مَاشُرِبَا
وَتَغْبِطُ الْاَرْضُ مِنْهَا حَيْثُ حَلَّ بِهٖ ❁ وَتَحْسُدُ الْخَيْلُ مِنْهَا أَيُّهَا رَكِبَا
وَلَايَرُدُّ بِفِيْهٖ كَفَّ سَائِلِهٖ ❁ عَنْ نَفْسِهٖ وَيَرُدُّ الْجَحْفَلَ اللَّجِبَا

(الف): مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں نیز پہلے شعر کی ترکیب کریں۔
(ج): دوسرے شعر کا مطلب بیان کرتے ہوئے بتائیں کہ مذکورہ اشعار کس موقع پر کہے گئے ہیں؟

الجواب

(الف):

ترجمہ : اس کا ذائقہ شیریں ہے یہاں تک کہ جب وہ غضبناک ہوتا ہے تو وہ بالکل بدل جاتا ہے، چنانچہ اگر اس کا قطرہ سمندر میں گر جائے تو اسے پیانہ جاسکے۔
زمین اپنے اس خطے پر رشک کرتی ہے جہاں وہ فروکش ہوتا ہے، اور گھوڑے اس گھوڑے سے حسد کرتے ہیں جس گھوڑے پر وہ سوار ہوتا ہے۔
اور وہ اپنے منہ سے کسی سائل کی ہتھیلی کو اپنی طرف سے واپس نہیں لوٹاتا ہے، جبکہ وہ لشکرِ جرار کو تنِ تنہا واپس کر دیتا ہے۔

(ب):

تحلوا: (ن) حلاوۃ شیریں ہونا، میٹھا ہونا۔
مذاقۃ: لذت، ذائقہ، (ن) چکھنا۔
قطرت: قطر (ن) ٹپکنا۔
غبط: (ض) غبطۃ رشک کرنا۔
یردّ: ردّ (ن) ردّا پھیرنا، واپس کرنا۔
حسد: (ن) جلنا، حسد کرنا۔
الخیل: گھوڑے جمع خیول، اسم جنس۔
جحفل: لشکرِ جرار، بڑا لشکر جمع جحافل۔
اللجب: شور وغل کرنے والا، جمع لجوب ہنگامہ خیز لشکر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ترکیب: تحلوا فعل، مذاقتہ ترکیب اضافی کے بعد فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، حتّٰی برائے تفریع، إذا شرطیہ، غضب فعل فاعل، ف تفریعیہ، لو شرطیہ، قطرت فعل با فاعل، فی البحر جار مجرور اسی کے متعلق جملہ ہو کر شرط، ماشرب فعل مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل جملہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ۔

(ج):

شاعر ممدوح کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ اتنا بابرکت اور عظیم المرتبت والا ہے کہ جس جگہ بھی وہ جاتا ہے تو زمین کے دوسرے حصے اُس حصے کی خوش بختی کو دیکھ کر رشک کرتے ہیں اور اسی طرح جس گھوڑے کو اپنی سواری اور کام کاج کے لیے منتخب کر لیتا ہے تو دوسرے گھوڑے اس گھوڑے کی خوشی کو دیکھ کر اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

مذکورہ اشعار: متنبّی نے مغیث بن علی بن بشر عجلی کی تعریف میں کہے۔

سوال/۳۴، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۳۱

هَزَّ اللِّوَاءَ بَنُو عِجلٍ بِهِ فَغَدَا ❁ رَأسًا لَهُمْ وَغَدَا كُلٌّ لَهُمْ ذَنَبَا

اَلتَّارِكِيْنَ مِنَ الْأَشْيَاءِ أَهْوَنَهَا ❁ وَالرَّاكِبِيْنَ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَاصَعُبَا

مُبَرْقِعِيْ خَيْلِهِمْ بِالْبِيْضِ مُتَّخِذِيْ ❁ هَامِ الْكُمَاةِ عَلٰى أَرْمَاحِهِمْ عَذَبَا

(الف): مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے نیز خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کیجیے۔

(ب): تیسرے شعر کا مطلب بیان کیجیے نیز یہ بتلائیں کہ مذکورہ اشعار کن لوگوں کے بارے میں ہیں؟

الجواب

(الف):

ترجمہ: بنو عجل نے ممدوح کے نام سے جھنڈا لہرایا تو ممدوح بنو عجل کا قائد اور

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سردار ہوگیا، اور سارے لوگ بنوعجل کے خدّام بن گئے۔

وہ آسان چیزوں کو چھوڑ دینے والے ہیں، اور دشوار چیزوں کو قابو میں کرنے والے ہیں۔

وہ اپنے گھوڑوں کو چمکدار تلوار کا برقع پہنادیا کرتے ہیں، اور مسلح بہادروں کی کھوپڑیوں کو اپنے نیزوں کا پَر بناڈالتے ہیں۔

الفاظ کی تحقیق: هزّ: (ن) هزّ ہلانا، حرکت کرنا۔

رأس: سر، مراد سردار، جمع رؤوس.

ذنت: دُم، تابع جمع أذناب، مراد معمولی لوگ، خدام۔

التارکین: ترک (ن) چھوڑنا۔

أهون: اسم تفضیل، زیادہ آسان، هان (ن) آسان ہونا۔

الراکبین: رکب (س) سوار ہونا۔

صحب: (ک) دشوار ہونا، مشکل ہونا۔

مبرقعي: اسم فاعل (فعللہ) برقع پہنانا، اوڑھنا۔

متخذی: اسم فاعل، (افتعال) لینا، بنانا۔

ارماح: واحد رمح نیزے۔

عذب: واحد عذبة نیزے کا پَر، کسی چیز کا کنارہ۔

(ب):

شاعر بنوعجل کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ اتنے ماہر جنگ جو اور فن کار بہادر ہیں جو میدانِ جنگ میں اتنی مستعدی کے ساتھ چاروں طرف شمشیرزنی کرتے ہیں کہ ان کی تلواریں ان کے گھوڑوں کے لیے برقع کا کام کرتی ہیں، اور دشمن کا کوئی بھی وار نہ ان تک پہنچتا ہے اور نہ ہی ان کے گھوڑوں کو لگ سکتا ہے، اور جب وہ دشمنوں پر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نیزہ مارتے ہیں تو ان کے نیزے دشمن کی کھوپڑی میں گھس کر اسے کھینچ لاتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ کھوپڑیاں ہی نیزے کا سرا ہیں جو نیزوں کے ساتھ مل جاتی ہیں۔

مذکورہ اشعار: بجکم کے بارے میں ہیں۔

سوال/۳۵، دیوانِ متنبّی صفحہ:۳۲

مَرَاتِبٌ صَعِدَتْ وَالْفِكْرُ يَتْبَعُهَا ❁ فَجَازَ وَهُوَ عَلَى آثَارِهَا الشُّهُبَا
فَحَامِدٌ نَزَفَتْ شِعْرِي لِيَمْلَأَهَا ❁ فَآلَ مَا امْتَلَأَتْ مِنْهُ وَلَا نَضَبَا
مَكَارِمٌ لَكَ فُتَّ الْعَالَمِينَ بِهَا ❁ مَنْ يَسْتَطِيعُ لِأَمْرٍ فَائِتٍ طَلَبَا

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں نیز دوسرے اور تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): مذکورہ اشعار کس کی تعریف میں کہے گئے ہیں نیز پہلے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: ان کے مراتب بلند ہوتے گئے اور میرا تخیل ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، انسانی تخیل ستاروں سے آگے بڑھ گیا لیکن وہ ابھی ان مراتب کے پیچھے ہی تھا۔

ان کی خوبیاں ایسی ہیں جنہوں نے میری شاعری کو پانی کی طرح کھینچ لیا تا کہ وہ آپ کی خوبیوں کو سموسکیں، لیکن میرے اشعار اس حال میں لوٹے کہ نہ تو آپ کی خوبیاں ان میں سماسکیں، اور نہ ہی میرے اشعار ختم ہوئے۔

تیرے فضائل اور مناسب ایسے ہیں کہ تو ان کے ذریعے ساری دنیا سے آگے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بڑھ گیا، اور جو چیز حد سے آگے بڑھ گئی ہو اسے طلب کرنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔

(ب):

مراتب: واحد مرتبة، رتبہ، درجہ۔

صعدت: صعد (س) صعدًا و صعودًا، چڑھنا، بلند ہونا۔

آثار: واحد أثر، نشان، قدم۔

نزفت: (ض) کنویں سے پانی نکالنا۔

یَمْلَأُ: (ن) بھرنا۔

نضب: (ن، ض) نضبا، پانی کا خشک ہونا۔

مکارم: واحد، مکرمة کارنامہ، شرافت و بزرگی کا کام۔

فتّ: (ن) فتًّا آگے بڑھنا، تجاوز کرنا۔

یستطیع: (استفعال) قدرت رکھنا. قادر ہونا۔

فائت: فات (ن) چھوٹنا، حد سے آگے بڑھنا۔

دوسرے شعر کا مطلب: یہ ہے کہ ممدوح کی خوبیوں کا سمندر اس قدر گہرا اور کشادہ ہے کہ میں نے اپنے اشعار میں انہیں بھرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی حاصل نہ ہوئی اور تھک ہار کر میرے اشعار واپس آ گئے، مگر آپ کے کا' ناموں کا احاطہ نہ کر سکے۔

تیسرے شعر کا مطلب: یہ ہے کہ ممدوح فضل و کمال اور شرافت و عظمت کے اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں تک دوسروں کے لیے رسائی ممکن ہی نہیں اپنے مکارم اخلاق کی بدولت، آج ممدوح نے تمام دنیا والوں کو پیچھے چھوڑ کر، ستاروں سے بھی آگے اپنی ایک نئی دنیا بسائی ہے اور انسان تو انسان کوئی پرندہ بھی وہاں پر نہیں مار سکتا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج):

مذکورہ اشعار: متنبّی نے مغیث بن علی بن بشر عجلی کی تعریف میں کہے۔

ترکیب: مراتب موصوف، صعدت فعل، ھی ضمیر ذوالحال، و حالیہ، الفکر مبتدا، یتبعھا فعل، فاعل، مفعول بہ جملہ ہوکر خبر، اور جملہ اسمیہ ہوکر حال، پھر صعدت کا فاعل اور جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور خبر محذوف لک کا مبتدا، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف برائے ترتیب، جاز فعل، ھو ضمیر ذوالحال، و حالیہ، ھو مبتدا، علی آثارھا ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر جاز کا فاعل، الشھبا مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

سوال/۳۶، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۳۳

بِكُلِّ أَشْعَثَ يَلْقَى الْمَوْتَ مُبْتَسِمًا ❁ حَتّٰى كَأَنَّ لَهُ فِيْ قَتْلِهِ أَرَبَا

قُحٍّ يَكَادُ صَهِيْلُ الْخَيْلِ يَقْذِفُهُ ❁ مِنْ سَرْجِهِ مَرَحًا بِالْعِزِّ أَوْ طَرَبَا

فَالْمَوْتُ أَعْذَرُلِيْ وَالصَّبْرُ اَجْمَلُ بِيْ ❁ وَالْبَرُّ أَوْسَعُ وَالدُّنْيَا لِمَنْ غَلَبَا

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور دوسرے شعر کا مطلب تحریر کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں۔

(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: ہر اس غبار آلود جوان کے ساتھ جو موت سے مسکرا کر ملتا ہے، جیسے کہ قتل ہونے سے اس کی کوئی غرض متعلق ہو۔

ایسا خالص عربی النسل جو جنگ کا اتنا شوقین ہو کہ ایسا لگے کہ گھوڑوں کی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہنہناہٹ، عزت کی اُتراہٹ بے پناہ خوشی کی مستی کی وجہ سے، اس کی زین سے پھینک دے رہی ہو۔

تو موت میرے لیے سب سے بڑی عذر خواہ ہے، اور صبر میرے لیے زیادہ بہتر ہے اور میدان میرے لیے زیادہ کشادہ ہے اور دنیا اس شخص کی ہے جو اس پر غالب آجائے۔

مطلب: جس طرح ایک پراگندہ حال شخص، اس قدر شرافت وصداقت اور سیدھے پن کا کھلا ہوا نمونہ ہو، کہ اسے دیکھ کر گھوڑے بھی مست ہو جائیں، اور اس کی سواری بننے کی خوشی میں جھوم جائیں اور اتنا مست اور مگن ہو جائیں کہ دیکھنے والوں کو یہ محسوس ہونے لگے، کہ یہ گھوڑے اپنے سوار کو گرا ڈالیں گے۔

(ب) حل لغات:

أشعث: پراگندہ حال، شعِث (س) پراگندہ بال ہونا، جمع شعث.

مبتسم: (افتعال) مسکرانا۔

أرب: حاجت، ضرورت، جمع آراب.

صهيل: گھوڑے کی آواز، صهل (ف، ض) ہنہنانا۔

يقذف: قذف ا (ض) ڈالنا، پھینکنا۔

سرج: زین، جمع سروج.

طربًا: مصدر، (س) خوشی سے جھومنا، مست ہونا۔

اعذر: اسم تفضیل، زیادہ عزر قبول کرنے والا (ن) عذر قبول کرنا۔

اجمل: زیادہ لائق، زیادہ بہتر۔

اوسع: زیادہ کشادہ، وسع (س، ک) کشادہ ہونا۔

غلب: غالب ہونا، قابو پانا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج):

ف تفریعیہ، الموت مبتداء، اعذر اسم تفضیل، لی جار مجرور اسی کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر خبر، جملۂ اسمیہ خبریہ ہے، الصبر الخ میں بھی بالکل یہی ترکیب ہے، البر اوسع بھی مبتدا خبر ہیں، و مستانفہ الدنیا مبتدا، ل حرفِ جر، من موصولہ، غلبا فعل فاعل جملہ ہوکر صلہ، اور جار مجرور ظرفِ مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

سوال ۳۷، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۳۴

أَعِيْدُوْا صَبَاحِيْ فَهُوَ عِنْدَ الْكَوَاعِبِ ❀ وَرُدُّوْا رُقَادِيْ فَهُوَ لَحْظُ الْحَبَائِبِ
فَـإِنَّ نَهَـارِيْ لَيْـلَةٌ مُـدْلَهِـمَّةٌ ❀ عَلٰى مُقْلَةٍ مِنْ فَقْدِكُمْ فِيْ غَيَاهِبِ
بَـعِيْـدَةُ مَـابَيْـنَ الْـجُفُوْنِ كَأَنَّمَا ❀ عَقَدْتُمْ أَعَالِيْ كُلِّ هُدْبٍ بِحَاجِبِ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں نیز یہ بھی لکھیں کہ مذکورہ اشعار کس کی تعریف میں کہے گئے ہیں؟

الجواب

(الف):

ترجمہ: میری صبح مجھے لوٹا دو، کیونکہ وہ دوشیزہ خواتین کے پاس ہے، اور میری نیند مجھے واپس کر دو، اس لیے کہ وہ محبوباؤں کا دیدار ہے۔

اس لیے کہ میرا دن اس آنکھ کے لیے انتہائی تاریک رات بن چکا ہے، جو تمہاری جدائی کے غم سے تاریکیوں میں ہے۔

دونوں پلکوں کے درمیان دائمی دُوری ہے، جیسے تم لوگوں نے اوپری پلک کو اَبرو سے باندھ دیا ہو۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب) مطلب:

شاعر فراقِ محبوب کے غم میں، اپنی بے خوابی اور شب بیداری کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ محبوب کی جدائی نے میرا سب کچھ ختم کر دیا، نہ دن میں سکون ملتا ہے اور نہ رات میں سکون ملتا ہے، میری آنکھ کا حال یہ ہے کہ بے خوابی کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ دونوں پلکوں میں دُوری کر دی گئی ہے اور اوپر کی اَبرو کو کسی چیز سے باندھ دیا گیا ہے، تاکہ دونوں ایک دوسرے سے نہ مل سکیں اور میں اسی طرح جدائی کا غم سہتا رہوں۔

(ج):

اعیدوا: فعل امر (افعال) کوئی چیز لوٹانا، واپس کرنا۔

کواعب: واحد کاعب، دوشیزہ (س) اُبھرنا، پورا ہونا۔

رقاد: مصدر، (ن) سونا۔

الحبائب: واحد حبیبة: محبوبہ، معشوقہ۔

مدلھمة: سیاہ، تاریک، (افعلال) تاریک ہونا۔

فقد: مصدر (ض) کھونا، گم کرنا۔

غیاھب: واحد غیھب تاریکی، اندھیری۔

عقدتم: (ض) گرہ لگانا، باندھنا۔

حاجب: ابرو، پلک، جمع حواجب.

مذکورہ اشعار: متنبّی نے ابوالقاسم طاہر بن حسین بن طاہر علوی کی تعریف میں کہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال/۳۸، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۳۴

أَعِيْدُوْا صَبَاحِيْ فَهُوَ عِنْدَ الْكَوَاعِبِ ❁ وَرُدُّوْا رُقَادِيْ فَهُوَ لَحْظُ الْعَجَائِبِ

فَإِنَّ نَهَارِيْ لَيْلَةٌ مُدْلَهِمَّةٌ ❁ عَلٰى مُقْلَةٍ مِنْ فَقْدِكُمْ فِيْ غَيَاهِبِ

بَعِيْدَةُ مَابَيْنَ الْجُفُوْنِ كَأَنَّمَا ❁ عَقَدْتُمْ أَعَالِيْ كُلِّ هُدْبٍ بِحَاجِبِ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): دوسرے شعر کا مطلب تحریر کریں۔

(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: میری صبح مجھے لوٹا دو، کیونکہ وہ دوشیزہ عورتوں کے پاس ہے، اور میری نیند مجھے واپس کر دو، اس لیے کہ وہ محبوبہ ہائے خواتین کا دیکھنا ہے۔

اس لیے کہ میرا دن اس آنکھ کے لیے انتہائی تاریک رات ہو چکا ہے جو آنکھ تمہیں کھو دینے کی وجہ سے تاریکیوں میں ہے۔

دونوں پلکوں کے درمیانی فاصلے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ تم لوگوں نے ہر پلک کے اوپری حصوں کو ابرو سے باندھ دیا ہے۔

(ب):

یعنی محبوب کے فراق اور اس کی جدائی کے غم میں رو رو کر میں نے اپنی آنکھیں گنوالی ہیں، اور دن میں سورج کی روشنی ہوتے ہوئے بھی میرے لیے سیاہی اور تاریکی کا ہی سماں رہتا ہے، اس لیے کہ میری آنکھیں جنہیں دیکھنے کے لیے کھلتی تھیں، جب وہ سامنے ہے ہی نہیں، تو دن کی روشنی میں، میں کیسے دیکھوں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ج):

بعیدۃ مضاف، ماموصولہ، بین الجفون ترکیب اضافی کے بعد صلہ اور مضاف الیہ ہوکر ھی مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ ہے، کأنما زائدۃ، عقدتم فعل بافاعل، اعالی کل ھدب اضافتوں کے بعد مفعول بہ، لحاجب جار مجرور، عقدتم کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

سوال/۳۹، دیوانِ متنبّی صفحہ:۳۶

وَلَابُدَّ مِنْ يَوْمٍ أَغَـرَّ مُـحَـجَّلٍ ❁ يَـطُوْلُ اسْتِمَاعِيْ بَعْدَهٗ لِلنَّوَادِبِ

يَهُـوْنُ عَـلٰى مِثْلِيْ إِذَا رَامَ حَاجَةً ❁ وُقُوْعُ الْعَوَالِيْ دُوْنَهَا وَالْقَوَاضِبِ

كَثِيْـرُ حَيَـاةِ الْـمَـرْءِ مِثْلُ قَلِيْلِهَا ❁ يَـزُوْلُ وَبَـاقِيْ عُمْرِهٖ مِثْلُ ذَاهِبِ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): دوسرے اور تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ : میرے لیے ایک ایسا روشن اور تابناک دن کا ہونا ضروری ہے، جس کے بعد میں نوحہ کرنے والی عورتوں کے نوحے سنتا رہوں۔

مجھ جیسا آدمی جب کسی ضرورت کی تکمیل کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی راہ میں نیزے اور تلواروں سے سابقہ پڑنے کو حقیر اور معمولی بات سمجھتا ہے۔

آدمی کی زیادہ زندگی اس کی کم زندگی کی طرح فانی ہے، اور اس باقی ماندہ عمر بھی گزری ہوئی عمر کی طرح ختم ہونے والی ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

دوسرے شعر کا مطلب: یہ ہے کہ مجھ جیسا عالی حوصلہ، اور بلند ہمت آدمی جب کسی مقصد کو اپنا نشانِ عمل بنالیتا ہے تو اسے ہر حال میں حاصل کر کے ہی دم لیتا ہے، نہ زمانہ کے حوادث اس کا راستہ روک سکتے ہیں اور نہ نیزوں کی تیزی اس کی راہ میں آڑ بن سکتی ہے اور نہ تلوار کا وار، اسے اپنے مقصد میں کامیابی پانے سے باز رکھ سکتا ہے، بلکہ وہ شخص مشکلات ومصائب پر تکلیف وادیوں سے گزر کر اپنا مقصد پالیتا ہے۔

تیسرے شعر کا مطلب: یہ ہے کہ شاعر قلیل وکثیر زندگی میں برابری ثابت کر کے، لوگوں کو شجاعت وجواں مردی پر اُبھارنا چاہتا ہے اور یہ بتانا چاہ رہا ہے کہ زندگی طویل ہو یا مختصر، انجام کار کے اعتبار سے ایک دن ضرور اسے ختم ہونا ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ حاصل شدہ زندگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے کاموں کو انجام دے کر ہی اپنی زندگی ختم کرے تاکہ بعد میں کسی طرح کا افسوس اور پچھتاوا نہ رہے۔

(ج):

وابتدائیہ، لانفی جنس کا، بداس کا اسم، من حرفِ جر، یوم موصوف، اغرّ محجّل دونوں صفت ہیں، یطول فعل، استماعی مضاف مضاف الیہ ہو کر فاعل، بعدہٗ ترکیب اضافی کے بعد مفعول فیہ للنوائب جار مجرور یطول کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر صفتِ ثالث، پھر من کا مجرور ہو کر ظرفِ مستقر لا کی خبر، جملہ اسمیہ خبر یہ ہے۔

سوال ۴۰/، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۳۸

كَأَنَّ رَحِيلِي كَانَ مِنْ كَفِّ طَاهِرٍ ❁ فَأَثْبَتَ كُورِي فِي ظُهُورِ الْمَوَاهِبِ
فَلَمْ يَبْقَ خَلْقٌ لَمْ يَرِدْنَ فِنَاءَهُ ❁ وَهُنَّ لَهُ شِرْبٌ وُرُودَ الْمَشَارِبِ
فَتًى عَلَّمَتْهُ نَفْسُهُ وَجُدُودُهُ ❁ قِرَاعَ الْعَوَالِي وَابْتِذَالَ الرَّغَائِبِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں۔

(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں، نیز تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: ایسا لگتا ہے کہ میرا سفر طاہر کے ہاتھ سے تھا، جس نے میرے کجاوے کو جما دیا بخششوں کی پشت پر۔

تو کوئی مخلوق ایسی نہیں بچی کہ جس کے صحن میں ممدوح کی عطائیں اور بخشش نہ اُتری ہوں، جیسے لوگ گھاٹ پر اُترتے ہیں حالانکہ وہ بخششیں اس کے لیے گھاٹ ہیں۔

وہ ایسا نوجوان ہے جسے اس کی فطرت اور اس کے آباء واجداد نے نیزوں کا چلانا، اور پسندیدہ چیزوں کا خرچ کرنا سکھایا۔

(ب):

رحیل: روانگی، سفر (ف) سفر کرنا۔

أثبت: (افعال) جمانا، پختہ کرنا۔

ظهور: واحد ظهر پشت۔

المواهب: واحد هبة عطیہ، بخشش۔

یبق: (س) بقاء ا، باقی رہنا، ثابت رہنا۔

یردن: (ض) گھاٹ پر آنا۔

شرب: گھاٹ، پانی کا حصّہ، جمع اشراب.

جدود: واحد جد دادا، نانا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

قراع: مصدر قارع (مفاعلة) ایک دوسرے پر حملہ آور ہونا، مراد نیز ے چلانا۔

الرغائب: واحد رغیبة پسندیدہ چیز، عمدہ چیز۔

(ج):

کأن حروفِ مشبہ بالفعل، رحیلی اضافت کے بعد اس کا اسم، کان فعل ناقص، ھو ضمیر اس کا اسم، من حرفِ جر، کف طاھر اضافت کے بعد جار مجرور ہوکر ظرفِ مستقر کان کی خبر، جملہ فعلیہ ہوکر کان کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، ف تفریعیہ، اثبت فعل فاعل، کوری ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ فی الخ اضافت کے بعد مجرور ہوکر اثبت کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

مطلب: یعنی ہمارے ممدوح نے شجاعت و بہادری کی تعلیم پر آمادگی کے لیے کسی استاذ اور معلم کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر ان کے اندر شجاعت و دلیری کی خوبیاں ودیعت کر رکھی ہیں، مزید یہ کہ آباء و اجداد کی صحبتِ شجاعت، اور ان کے خرچیلے ہاتھوں سے ممدوح کے اِن کارناموں کو اور بھی جلا ملی ہے۔

سوال/۴۱، دیوانِ متنبّی صفحہ:۳۹

أُولٰئِکَ أَحْلٰی مِنْ حَیَاةٍ مُعَادَةٍ ❁ وَأَکْثَرُ ذِکْرًا مِنْ دُهُوْرِ الشَّبَائِبِ
نَصَرْتَ عَلِیّبا یَا ابْنَهٗ بِبَوَاتِرٍ ❁ مِنَ الْفِعْلِ لَافَلَّ لَهَا فِی الْمَضَارِبِ
وَأَبْهَرُ آیَاتِ التِّهَامِیِّ أَنَّهٗ ❁ أَبُوْکَ وَأَجْدٰی مَالَکُمْ مِنْ مَنَاقِبِ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں۔

(ج): پہلے شعر کا مطلب بیان کریں نیز دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الجواب

(الف):

ترجمہ : یہ لوگ موت کے بعد دوبارہ دی جانے والی زندگی سے زیادہ شیریں ہیں اور جوانی کے ایام سے زیادہ ان کا ذکر ہوتا ہے۔

اے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمل کی ایسی تلواروں سے مدد کی، جن کی دھاروں میں ذرا بھی دندانے نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے روشن معجزہ یہ ہے کہ وہ آپ کے باپ (جدامجد) ہیں، اور یہ آپ کے مناقب ومحاسن میں بھی سب سے نفع بخش ہیں۔

(ب) حل لغات:

حلی (ک،س،ن) حلاوت، شیریں ہونا، مزیدار ہونا۔

معادة: اسم مفعول، لوٹائی ہوئی چیز، إعادہ (افعال) واپس کرنا، لوٹانا۔

دهور: واحد دھر زمانہ۔

الشبائب: واحد شبيبة جوانی، جوان زندگی۔

بواتر: واحد باتر شمشیرِ برّاں، تیز تلوار۔

فل: (ن) فلّا دندانے پڑنا۔

المضارب: واحد مضرب دھار۔

أبهر: اسم تفضیل، زیادہ روشن۔

تهامي: مکہ مکرمہ کی طرف منسوب ہے، مکہ کا دوسرا نام تہامہ بھی ہے۔

أجدى: زیادہ نفع بخش (افعال) نفع دینا، فائدہ پہنچانا۔

مناقب: واحد منقبة عمدہ خصائل، اچھے کردار، بلند کارنامے۔

(ج):

شاعر بنو فاطمہ کی اہمیت وبرتری کو بتارہا ہے کہ جس طرح ایک انسان کو دوبارہ بخشی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہوئی حیات کا مزہ انتہائی شیریں معلوم ہوتا ہے یہی حال بنو فاطمہ کا بھی ہے، کہ یہ لوگ مخلوق کے دلوں میں رچ بس گئے ہیں اور ان کی عظمت اور ان کا وقار انتہائی بلند اور پاکیزہ ہے، اور زمانہ اور اس کی بھری مستی جوانیوں سے بھی زیادہ لوگ بنو فاطمہ کو یاد کر کے مسرور و مگن رہتے ہیں۔

ترکیب: نصرت: فعل با فاعل، علیا مفعول بہ، ب حرفِ جر، بو اتر مبین، من الفعل جار مجرور ظرف مستقر بیان پھر ب کا مجرور ہو کر نصرت کے متعلق، جملہ ہو کر جواب ِ ندا، یا ابنہ ندا اور جملہ ندائیہ ہے، لا مشابہ بلیس، فل اس کا اسم، لھا اور بنی المضارب دونوں جار مجرور ظرفِ مستقر ہو کر خبر اوّل، اور ثانی، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

سوال/۴۲، دیوانِ متنبّی صفحہ:۴۱

إِذَا عَلَوِيٌّ لَمْ يَكُنْ مِثْلَ ظَاهِرٍ ۞ فَمَا هُوَ إِلَّا حُجَّةٌ لِلنَّوَاصِبِ
يَقُوْلُوْنَ: تَاثِيْرُ الْكَوَاكِبِ فِي الْوَرىٰ ۞ فَمَا بَالُهُ تَأْثِيْرُهُ فِي الْكَوَاكِبِ
عَلَا كَتَدَ الدُّنْيَا إِلَى كُلِّ غَايَةٍ ۞ تَسِيْرُ بِهِ سَيْرَ الذَّلُوْلِ بِرَاكِبٍ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب): تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔
(ج): پہلے شعر کا مطلب بیان کریں نیز یہ بتلایئے کہ مذکورہ اشعار کس کی تعریف میں کہے گئے ہیں؟

الجواب

(الف):

ترجمہ: جب کوئی علوی عمل و کردار میں طاہر کی طرح نہ ہو، تو وہ دشمنانِ علی کے حق میں دلیل ہی ہوگا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

لوگ مخلوق میں ستاروں کی تاثیر کے قائل ہیں، تو کیا بات ہے کہ ستاروں میں ممدوح کی تاثیر ہو۔

وہ دنیا کے مونڈھے پر چڑھ گیا، جو اسے ہر مقصد کی طرف ایسے ہی لے جاتی ہے جیسے سدھایا ہوا جانور اپنے سوار کو۔

(ب):

علا فعل فاعل، کتد الدنیا ترکیب اضافی کے بعد مفعول بہ، إلی حرفِ جر، کل مضاف، غایۃ موصوف، تسیر فعل بافاعل، بہ جار مجرور اسی کے متعلق، سیر الذلول مرکب اضافی کے بعد مفعول مطلق، براکب جار مجرور سیر مصدر کے متعلق ہے، جملہ ہوکر غایۃ کی صفت، پھر مضاف الیہ ہوکر إلی مجرور اور علا کے متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

(ج) مطلب:

شاعر اپنے ممدوح کی شرافت کو مختلف طریقوں پر ڈھال کر بیان کر رہا ہے کہ، طاہر قدیم زمانے سے ہی بلند کردار کا مالک رہے ہیں، اور ایسا کیوں نہ ہوا گر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود بھی کسی میں خوش اخلاقی اور پاکیزہ مزاجی نہ ہو، تو یقیناً وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بلند حسب ونسب اور معروف خاندان پر بُرائی کا دھبّہ ہوگا۔

مذکورہ اشعار: متنی نے ابوالقاسم طاہر بن حسین بن طاہر علوی کی تعریف میں کہے۔

سوال ۴۳، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۴۲

لَعَلَّکَ فِیْ وَقْتٍ شَغَلْتَ فُؤَادَہُ ❁ عَنِ الْجُوْدِ أَوْ کَثَّرْتَ جَیْشَ مَحَارِبِ
حَمَلْتُ إِلَیْهِ مِنَ الْسَانِيْ حَدِیْقَةً ❁ سَقَاهَا الْحِجٰی سَقْيَ الرِّیَاضَ السَّحَائِبِ
فَحُیِّیْتَ خَیْرَ ابْنٍ لِخَیْرِ أَبٍ بِهَا ❁ لِأَشْرَفِ بَیْتٍ فِیْ لُؤَیِ بْنِ غَالِبِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں، نیز یہ بتلایئے کہ ممدوح سے کون مراد ہے؟

الجواب

(الف):

ترجمہ: شاید تُو نے کسی وقت ممدوحؒ کی دل کو عطا و بخشش سے غافل کر دیا ہو، یا جنگجو دشمن کے لشکر کو بڑھا دیا ہو۔

میں ممدوح کے پاس اپنی زبان کا ایسا باغ لایا ہوں جس کو میری عقل نے ایسے ہی سینچا ہے جیسے بادل باغوں کو سیراب کرتے ہیں۔

اے لوی بن غالب کے معزز ترین خاندانوں کے بہترین باپ کے بیٹے، تمہیں اس گلشن کے ذریعے سلام ہو۔

(ب):

شاعر اپنے شاعرانہ قصیدے کی تعریف میں کہتا ہے کہ میں نے ممدوح محترم کی خدمت میں ایسا قصیدہ پیش کیا جس کی ہر کڑی کو ذہن و دماغ اور لڑی کو عقل و خرد کے دھاگوں سے باندھا گیا ہے اور اسی طرح اہتمام اور کمالِ توجہ سے سیراب کیا گیا، جس طرح کہ آسمان کے بادل کھیتوں اور زمینی باغات کو سیراب کیا کرتے ہیں۔

ممدوح سے مراد: طاہر علوی ہے۔

(ج) حل لغات:

شغل: (ف) مشغول ہونا۔

عن کذا: غافل ہونا، بے نیاز ہونا۔

فؤاد: دل، جمع افئدۃ.

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جود: مصدر (ن) سخاوت کرنا۔

محارب: جنگ جو، سپاہی، (مفاعلة) جنگ کرنا۔

حمل: (ض) حملاً اُٹھانا، بہ صلہ اُٹھا کر لانا۔

حديقة: باغ، جمع حدائق.

حجي: عقل، جمع أحجاء.

سحائب: واحد سحابة بادل۔

حيّيت: حياة تحية (تفعیل) سلام کرنا، درازی عمر کی دعا کرنا۔

سوال ۴۴، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۴۳

مِنَ الْجَآذِرُ فِيْ زِيِّ الْأَعَارِيْبِ ❁ حُمْرَ الْحُلٰى وَالْمَطَايَا وَالْجَلَابِيْبِ

إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ شَكًّا فِيْ مَعَارِفِهَا ❁ فَمَنْ بَلَاكَ بِتَسْهِيْلٍ وَتَعْذِيْبِ

لَاتَجْزِنِي بِضِنًى بِيْ بَعْدَهَا بَقَرٌ ❁ تَجْزِيْ دُمُوْعِيْ مَسْكُوْبًا بِمَسْكُوْبِ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): پہلے اور دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): دوسرے شعر کی ترکیب کریں نیز یہ بتلایئے کہ مذکورہ اشعار کس کی تعریف میں کہے گئے ہیں؟

الجواب

(الف):

ترجمہ: عرب دیہاتی عورتوں کے لباس میں یہ نیل گائے کے بچے کون ہیں، جن کے زیورات، سواریاں، چادریں سب سرخ ہیں۔

اگر تو ان عورتوں کی شناخت کرنے کی وجہ سے پوچھتا ہے، (تو بتا کہ) تجھے بے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

خوابی اور عذاب میں کس نے مبتلا کیا ہے۔

اپنی جدائی کے بعد مجھے وہ نیل گائے لاغری کا بدلہ نہ دیں، جو اپنے رواں آنسوؤں کے بدلے، میرے بہتے ہوئے آنسوؤں کا بدلہ دیا کرتی ہیں۔

(ب):

شاعر عورتوں کی شرافت اور ان کی عزت کو بتا رہا ہے کہ، سونے کے زیورات میں ملبوس، اونٹوں پر سوار، دولت مند گھرانے کی عورتوں کے مثل سرخ چادروں سے آراستہ یہ عورتیں اتنی حسین اور پُرکشش معلوم ہو رہی ہیں ایسا لگتا ہے کہ یہ نیل گائے کی خوبصورت بچیاں ہیں جو جنگل و بیابان سے نکل کر آبادی اور انسانوں کی بستی میں آگئی ہیں۔

تیسرے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اگر تم ان عورتوں کو نہیں پہچانتے اور اسی وجہ سے وہ تمہیں نیل گائے معلوم ہو رہی ہیں، آخر وہ کون سی حسینائیں ہیں جنہوں نے تمہارا چین وسکون غارت کر دیا ہے اور جن کے جالِ محبت میں پھنس کر تم مشقت کی راتیں گزار رہے ہو، یعنی تم انہیں اچھی طرح جانتے ہو لیکن بنے بنائے جاہل ظاہر ہو رہے ہو۔

(ج):

إن شرطیہ، کنت فعل ناقص، أنت ضمیر اس کا اسم، تسأل فعل فاعل، سکاً مفعول لہٗ، فی حرفِ جر، معارفها ترکیب اضافی کے بعد جار مجرور تسأل کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر کنت کی خبر اور جملہ شرط، ف جزائیہ، من مبتدا، بلا فعل فاعل، ک مفعول بہٖ، بتسهیل سے آخر تک معطوف علیہ معطوف ہو کر جار مجرور بلا کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر من کی خبر اور جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

مذکورہ اشعار: متنبّی نے کافور کی تعریف کرتے ہوئے ۳۴۶ھ میں کہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال/۴۵، دیوانِ متنبّی صفحہ:۴۴

أَزُوْرُهُمْ وَسَوَادُ اللَّيْلِ يَشْفَعُ لِيْ ۞ وَأَنْثَنِيْ وَبَيَاضُ الصُّبْحِ يُغْرِيْ بِيْ

قَدْ وَافَقُوْا الْوَحْشَ فِيْ سُكْنَى مُرَاتِعِهَا ۞ وَخَالَفُوْهَا بِتَقْوِيْضٍ وَتَطْنِيْبِ

جِيْرَانُهَا وَهُمْ شَرُّ الْجِوَارِ لَهَا ۞ وَصَحْبُهَا وَهُمْ شَرُّ الْأَصَاحِيْبِ

(الف): مذکورہ اشعار پراعراب لگاکر ترجمہ کریں۔

(ب): دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: میں ان کے پاس آتا ہوں تو رات کی سیاہی میری شفارش اور مدد کرتی ہے، اور جب میں واپس ہوتا ہوں تو صبح کا اُجالا میرے خلاف لوگوں کو بھڑکاتا ہے۔

وہ چراگاہوں میں رہائش اختیار کرنے میں تو جنگلی جانوروں کے موافق ہیں، اور خیمے اُکھاڑنے اور گاڑنے میں ان کے برخلاف ہیں۔

وہ ان کے پڑوسی ہیں، اوران کے بُرے پڑوسی ہیں، اور وہ ان کے ساتھی ہیں اور بُرے ساتھی ہیں۔

(ب):

شاعر دیہاتیوں کی بے فکر اور مَن مانی زندگی کے متعلق بتارہا ہے کہ جنگلی جانوروں کی طرح یہ لوگ بھی جہاں چاہتے ہیں شکار کر کے کھالیتے ہیں، اور جس جنگل اور ویرانے میں دل کہتا ہے زندگی بسر کر لیتے ہیں، ان کا رہن سہن بالکل وحشیوں اور درندوں کی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

طرح ہے، البتہ صرف خیمہ لگانے اور اُکھاڑنے میں یہ جانوروں سے الگ ہیں، اس لیے کہ یہ لوگ خیمہ ڈال کر بسیرا کرتے ہیں، اور جنگلی جانور خیموں کو اپنے لیے قید و بند سمجھ کر، اس سے بھاگتے ہیں۔

(ج) حل لغات:

يشفع: (ف) شفاعة سفارش کرنا۔

أنثني: (ض) ثنیا لوٹنا، واپس ہونا۔

يغري: (افعال) اغراء بھڑکانا، برانگیختہ کرنا۔

وافقوا: موافقة (مفاعلة) موافقت کرنا، مطابقت کرنا۔

مراتع: واحد مرتع، چراگاہ۔

تقويض: مصدر (تفعیل) توڑنا، مسمار کرنا، منہدم کرنا۔

تطنيب: خمیہ گاڑنا، خیمہ لگانا مصدر (تفعیل)۔

جيران: پڑوسی، واحد جار.

صحب: صاحب کی جمع، ساتھی۔

ترکیب: جیرانها مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر، هم مبتدا محذوف کی جملہ اسمیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، هم مبتداء، شر الجوار ترکیب اضافی کے بعد خبر، لها مجرور جوار کے متعلق، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، دوسرے مصرع میں بھی اسی طرح ترکیب ہے۔

سوال/ ۴۶، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۴۶

وَمِنْ هَوىٰ كُلِّ مَنْ لَيسَتْ مُمَوِّهَةً ❁ تَرَكْتُ لَوْنَ مَشِيبِي غَيرَ مَخضُوبِ

وَمِنْ هَوَى الصِّدْقِ فِي قَوْلِي وَعَادَتِهِ ❁ رَغِبْتُ عَنْ شَعْرٍ فِي الْوَجهِ مَكْذُوبِ

لَيتَ الْحَوَادِثَ بَاعَتنِي الَّذِي أَخَذَتْ ❁ مِنِّي بِحِلْمِي الَّذِي أَعْطَتْ وَتَجْرِبَتِي

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): پہلے شعر کا مطلب بیان کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

(ج): دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: اور اس خاتون کی محبت میں، جو بناؤ سنگار سے پاک صاف میں نے اپنے بڑھاپے کے رنگ کو بغیر خضاب کے چھوڑ رکھا ہے۔

اپنی گفتگو میں صداقت پسند ہونے کی بنا پر، میں نے اپنے چہرے کے کسی بھی جھوٹے بال سے میں نے اعراض کیا ہے۔

کاش حوادثِ زمانہ مجھ سے وہ جوانی بیچ دیتے جوانہوں نے مجھ سے لی ہے، اس عقل اور اس تجربے کے بدلے جوانہوں نے مجھ کو دیا ہے۔

(ب):

شاعر دیہاتی محبوبہ سے حد درجہ لگاؤ کا اظہار کر رہا ہے، اور یہ بتا رہا ہے کہ چونکہ میری محبوبہ فطرت اصلی دلدادہ ہے اور اسے بناؤ سنگار سے سخت نفرت ہے، اس لیے میں نے اپنے سفید بال کو خضاب وغیرہ سے پاک وصاف کر رکھا ہے، اور کسی طرح کا کوئی رنگ نہیں لگایا، تا کہ میری محبوب کو تکلیف نہ ہو، پھر میرا یہ عمل تو اس کے طرزِ عمل سے ہم آہنگ بھی ہے۔

خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق: مموھة (تفعیل) ملمع سازی کرنا، سونے چاندی کا پانی چڑھانا۔

مشیب: بڑھاپا شاب (ض) بالوں کا سفید ہونا۔

مخضوب: رنگا ہوا، رنگین خضب (ض) رنگین کرنا، رنگنا۔

رغب عن کذا (س) اعراض کرنا، منہ موڑنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مکذوب: اسم مفعول، جھوٹا، کذب (ض) جھوٹ بولنا۔

حوادث: واحد حادثة، مصیبت، آفت۔

حلم: عقل، فہم، جمع أحلام۔

تجریب: تجربہ کرنا، آزمانا (تفعیل)۔

(ج):

و مستانفہ، من حرفِ جر، هوى مضاف، الصدق مصدر، في حرفِ جر، قولي وعادته ترکیب اضافی اورمرکب عاطفی کے بعد مجرور اور انہ صدق کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر هوى کا مضاف الیہ اور من کا مجرور ہوکر رغبت کے متعلق، عن حرفِ جر، شعر موصوف، في الوجه جار مجرور صفتِ اول، مکذوب صفتِ ثانی، پھر عن کا مجرور اور رغبت کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

سوال ۴۷، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۴۸

وَلَايُجَاوِزُهَا شَمْسٌ إِذَا شَرَقَتْ ❁ إِلَّا وَمِنْهُ لَهَا إِذْنٌ بِتَغْرِيبِ
يُصَرِّفُ الْأَمْرَ فِيهَا طِيْنُ خَاتِمِهِ ❁ وَلَوْتَطَلَّسَ مِنْهُ كُلُّ مَكْتُوبِ
يَحُطُّ كُلَّ طَوِيْلِ الرُّمْحِ حَامِلُهُ ❁ مِنْ سَرْجِ كُلِّ طَوِيْلِ الْبَاعِ يَعْبُوبِ

(الف): مذکورہ بالا اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): پہلے اور دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: سورج جب روشن ہوتا ہے تو اس کی جانب سے ڈوبنے کی اجازت کے بغیر وہاں سے آگے نہیں بڑھتا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اس کے مہر (انگوٹھی) کی مٹی ان شہروں میں اس کا فرمان چلاتی ہے خواہ فرمان کی ساری تحریر مٹ چکی ہو۔

اس مہر (انگوٹھی) کا رکھنے والا ہر طویل نیزے رکھنے والے شہسوار کو ہر دراز قد تیز رفتار گھوڑے کی زین سے اُتار دیتا ہے۔

(ب):

جس طرح ہوائیں ممدوح کی اجازت کے بغیر نہیں چل سکتیں، اسی طرح سورج بھی ان کے حکم کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا، البتہ ممدوح کی اجازت کے بعد وہ اپنی رفتار بڑھانے اور ڈوبنے کا مستحق ہوتا ہے۔

تیسرے شعر کا مطلب: یعنی وہ ممالک جہاں بادشاہ کا سکہ چلتا ہے، ان تمام ملکوں میں بادشاہ کی انگوٹھی ہی نظامِ مملکت چلانے کے لیے کافی ہے خواہ انگوٹھی (مہر) کے نشانات اور حروف ہوں، یا نہ ہوں، بادشاہ کو زیادہ دیکھ بھال نہیں کرنی پڑتی ہے۔

(ج):

و مستانفہ، لا یجاوز فعل، ھا مفعول بہ شمس ذوالحال، إذا ظرف فیہ، شرقت فعل فاعل جملہ ہوکر لا یجاوز کا مفعول فیہ، إلا حصریہ، و حالیہ، منہ جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال مقدم، لھا جار مجرور إذن کے متعلق، بتغریب بھی اسی کے متعلق شبہ جملہ ہوکر ذوالحال، پھر حال ہے شمس کا اور لا یجاوز کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

سوال/۴۸، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۵۰

بَـلٰـی یَـرُوْعُ بِذِیْ جَیْشٍ یُجَدِّلُهٗ ❁ ذَا مِثْـلِهٖ فِـیْ أَحَمِّ النَّقْعِ غِرْبِیْبِ
وَجَـدْتُ أَنْفَعَ مَالٍ كُنْتُ أَذْخَرُهٗ ❁ مَافِی السَّوَابِقِ مِنْ جَرْیٍ وَتَقْرِیْبِ
لَـمَّـا رَأَیْنَ صُرُوْفَ الدَّهْرِ تَغْدُرُ بِیْ ❁ وَفَیْـنَ لِـیْ وَوَفَـتْ صُمُّ الْأَنَابِیْبِ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف): مذکورہ بالا اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب): تیسرے شعر کا مطلب بیان کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں۔
(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: ہاں وہ جنگ کے سخت سیاہ غبار میں جب ایک لشکر والے کو قتل کر کے زمین پر بچھا دیتا ہے تو اس سے وہ ویسے ہی دوسرے لشکر کو خوف زدہ کر دیتا ہے۔

میں جو مال جمع کرتا تھا اس میں سب سے زیادہ فائدہ مند وہ دوڑ اور وہ تیز گامی لگی جو پیش قدمی کرنے والے گھوڑوں میں پائی جاتی ہے۔

جب پیش قدمی کرنے والے گھوڑوں نے زمانے کی گردشوں کو میرے ساتھ بے وفائی کرتے ہوئے دیکھا، تو انہوں نے میرے ساتھ وفاداری کا ثبوت دیا اور مضبوط نیزوں نے بھی وفاداری نبھائی۔

(ب):

یعنی جب پورا کا پورا زمانہ میری مخالفت کرنے لگا اب کسی سے وفا کی اُمید باقی نہیں رہی تو اس وقت ایسے موقع پر میرے فرماں بردار گھوڑے اور مضبوط نیزوں نے میرا ساتھ دیا اور میرے ساتھ وفاداری والا معاملہ کیا، ہر اس نیزوں کو روکتے رہے اور ناکام کرتے رہے جو میرے لیے مشقت کا باعث بنے۔

خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق: یجدل: تجدیل (تفعیل) پچھاڑنا۔

احم: سیاہ، حم (س) حمّا کالا ہونا۔

النقع: غبار، دھول جمع نقاع۔

اذخرۃ ذخر (ف) ذخیرہ کرنا، اسٹاک کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوابق: واحد سابق، گھوڑ دوڑ کے میدان کا پہلا گھوڑا۔

جری: دوڑ (ض) بہنا، دوڑنا۔

صروف: واحد صرف گردشِ زمانہ۔

تغدر: (ن،ض) بدعہدی کرنا، بے وفائی کرنا۔

فین: وفٰی (ض) پورا کرنا۔

أنانیب: واحد أنبوب پوروا، بانس کا گرہ۔

(ج):

بلی اثباتیہ، یروع فعل فاعل، ب حرفِ جر، ذی مضاف، جیش موصوف، یجدل فعل فاعل، ہ مفعول بہ، جملہ فعلیہ ہوکر جیش کی صفت پھر مضاف الیہ ہوکر مجرور اور یروع کے متعلق، ذامشلۃ اضافتوں کے بعد یروع کا مفعول بہ، فی حرفِ جر، احمّ مضاف، النقع غوبیب مرکب توصفی کے بعد مضاف الیہ ہوکر مجرور اور یروع کا متعلق ثانی، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

سوال/۴۹، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۵۱

وَكَيْفَ أَكْفُرُ يَا كَافُورُ نِعْمَتَهَا ❁ وَقَدْ بَلَغْنَكَ بِيْ يَا خَيْرَ مَطْلُوْبِ

يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ الْغَانِيْ بِتَسْمِيَةٍ ❁ فِي الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ عَنْ وَصْفٍ وَتَلْقِيْبِ

أَنْتَ الْحَبِيْبُ وَلٰكِنِّيْ أَعُوْذُ بِهٖ ❁ مِنْ أَنْ أَكُوْنَ مُحِبًّا غَيْرَ مَحْبُوْبِ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): پہلے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کریں، نیز یہ بھی لکھیں کہ مذکورہ اشعار کس کی تعریف میں کہے گئے؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الجواب

(الف):

ترجمہ: اے کافور میں ان گھوڑوں کی احسان فراموشی کیسے کرسکتا ہوں، جبکہ اے بہترین مطلوب جنہوں نے مجھے تجھ تک پہنچایا ہے۔

اے بادشاہ جو اپنے نام کے سبب، مشرق ومغرب میں وصف اور لقب سے بے نیاز ہے۔

تو میرے نزدیک محبوب ہے، لیکن میں آپ کی اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ، میں ایسی محبت کرنے والا ہوں جس سے محبت نہ کی جائے۔

(ب):

شاعر بظاہر تو اپنے گھوڑوں کا شکریہ ادا کررہا ہے، لیکن اگر دیکھا جائے تو اس ضمن میں وہ کافور کو یہ بتانا بھی چاہتا ہے کہ میں تمہارے پاس آ گیا ہوں، لہٰذا تمہارے لیے یہ ضروری ہے کہ میرا اعزاز واکرام کرو، اور بدلہ میں مجھ سے شکریہ کے اشعار سنو، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ جب میں گھوڑوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں، تو تمہاری کتنی مدح وثنا کروں۔

(ج):

أنت الحبيب مبتدا خبر، جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ ہے، و عاطفہ، لٰکن حرفِ مشبہ بالفعل، ي اس کا اسم، أعوذ فعل فاعل، بہ جار مجرور اسی کے متعلق، من حرفِ جر، أن ناصبہ، أکون فعل ناقص، أنا ضمیر اس کا اسم، محبا موصوف، غیر محبوب ترکیب اضافی کے بعد صفت اور أکون کی خبر، جملہ ہوکر بتاویل مصدر من کا مجرور اور أعوذ کے متعلق جملہ ہوکر لٰکن کی خبر اور جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر پھر جوابِ ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

مذکورہ اشعار: متنبی نے کافور کی تعریف کرتے ہوئے ۳۴۶ھ میں کہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سوال/۵۰، دیوانِ متنبّی صفحہ:۵۲

أُغَالِبُ فِيكَ الشَّوْقَ وَالشَّوْقُ أَغْلَبُ ۞ وَأَعْجَبُ مِنْ ذَا الْهَجْرِ وَالْوَصْلُ أَعْجَبُ
أَمَّا تَغْلَطُ الْأَيَّامُ فِي بِأَنْ أَرَى ۞ بَغِيضًا تُنَائِي أَوْحَبِيبًا تُقَرِّبُ
وَلِلّٰهِ سَيْرِيْ مَاأَقَلَّ تَئِيَّةً ۞ عَشِيَّةَ شَرْقِيَّ الْحَدَالِي وَغُرَّبُ
عَشِيَّةَ أَخفَى النَّاسِ بِيْ مَنْ جَفَوْتُهُ ۞ وَأَهْدَى الطَّرِيْقَيْنِ الَّذِيْ أَتَجَنَّبُ

(الف): مذکورہ بالا اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): تیسرے اور چوتھے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ : میں تمہارے سلسلے میں شوق پر غالب آنا چاہتا ہوں، اور شوق زیادہ غالب آنے والا ہے، اور مجھے اس فراق پر تعجب ہے حالانکہ وصال زیادہ باعثِ تعجب ہے
کیا زمانہ میرے بارے میں کبھی ایسی غلطی نہیں کرسکتا، جو میں یہ مشاہدہ کرسکوں کہ ایک ناپسندیدہ شی کو وہ مجھ سے دُور کردے اور ایک محبوب چیز کو مجھ سے قریب کردے۔
میری تیز گامی کی قدر اللہ ہی کرسکتا ہے، اس شام کو کتنا کم رُکنے کی نوبت آئی، جس شام کو میرے دونوں مشرق جانب مقام حدالہ اور غرب پہاڑی تھی۔
جس شام کو میرا سب سے بڑا قدرداں وہ شخص تھا، جس کے ساتھ میں سنگ دلی سے پیش آرہا تھا، اور دوراہوں میں زیادہ سیدھی وہ راہ تھی جس سے میں دُور ہورہا تھا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

شاعران دونوں شعروں میں سیف الدولہ کا در چھوڑنے میں کتنی جلدی کی، حالانکہ وہ میرا اتنا قدرداں تھا کہ اسے میں لفظوں میں نہیں بیان کرسکتا، ہمیشہ میرے ساتھ خیر خواہی کرکے اپنے قریب رکھنے کی کوشش کی، لیکن میں نے ان کے احسان کا صلہ یہ دیا، کہ ہر موڑ پر اس کی ناقدری کی اور ہمہ وقت اس سے بے وفائی کرتا رہا، سچی بات تو یہ ہے کہ متنبّی سیف الدولہ کے احسانات کا حوالہ دے کر کافور کی غیرت کو للکار رہا ہے۔

(ج):

أغالب فعل، أنا ضمیر ذوالحال، فیک جار مجرور أغالب کے متعلق، الشوق ذوالحال، و حالیہ، الشوق مبتدا، اغلب خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر اغالب کا مفعول بہ، و حالیہ، أعجب فعل، ضمیر أنا ذوالحال، من حرفِ جر، ذا اسم اشارہ، الھجر مشارالیہ، پھر مجرور ہوکر أعجب کے متعلق، و حالیہ، الوصل مبتداء، اعجب خبر جملہ اسمیہ ہوکر حال پھر اعجب کا فاعل، جملہ فعلیہ ہوکر حال ہے پھر اغالب کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

سوال/۵۱، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۵۵

إِذَا تَرَكَ الْإِنْسَانُ أَهْلًا وَرَاءَهُ ✽ وَيَمَّمَ كَافُوْرًا فَمَا يَتَغَرَّبُ

فَتًى يَمْلَأُ الْأَفْعَالَ رَأْيًا وَحِكْمَةً ✽ وَنَادِرَةً أَحْيَانَ يَرْضَى وَيَغْضَبُ

إِذَا ضَرَبَتْ بِالسَّيْفِ فِي الْحَرْبِ كَفُّهُ ✽ تَبَيَّنْتَ أَنَّ السَّيْفَ بِالْكَفِّ يَضْرِبُ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

(ج): پہلے شعر کی ترکیب کریں، مذکورہ اشعار کس کی تعریف میں کہے گئے ہیں؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الجواب

(الف):

ترجمہ: جب انسان اپنے اہل وعیال کو اپنے پیچھے چھوڑ کر، کافور کا قصد کرتا ہے تو اسے اجنبیت کا احساس نہیں ستاتا۔

وہ ایسا نوجوان ہے جو اپنے افعال کو حکمت، تدبیر اور نادر باتوں سے پُر کر دیتا ہے، حالتِ رضا میں بھی اور حالتِ غضب میں بھی۔

جب اس کی ہتھیلی جنگ میں تلوار سے وار کرتی ہے، تو تمہیں بخوبی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ تلوار ہتھیلی کی مدد سے وار کر رہی ہے۔

(ب):

اھل: اہلِ خانہ، خاندانی لوگ جمع اھلون و اھال.

یمم: (تفعیل) ارادہ کرنا، قصد کرنا۔

یتغرب: (تفعیل) پردیسی بننا، اجنبیت کا احساس کرنا۔

فتًی: جوان، جمع فتیان.

حکمة: دانش مندی کی بات، دانائی، جمع حِکم.

نادرة: نایاب، کم یاب، جمع نوادر.

احیان: واحد حین حالت، وقت۔

ضرب بالسیف: تلوار سے مارنا (ض)۔

کف: ہتھیلی جمع اکف.

تبینت: اچھی طرح معلوم کرنا، واضح ہونا (تفعل)۔

(ج):

إذا شرطیہ، ترک فعل، انسان فاعل، اھلاً مفعول بہ، وراء ہ مرکب اضافی کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بعد مفعول فیہ، جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، یعم فعل فاعل، کافور مفعول بہ، جملہ ہوکر معطوف اور شرط، ف جزائیہ، ما یتغرب فعل فاعل جملہ ہوکر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

مذکورہ اشعار: متنبّی نے ماہِ شوال ۳۴۷ھ میں کافور کی تعریف کرتے ہوئے کہے۔

سوال/۵۲، دیوانِ متنبّی صفحہ:۵۸

وَأَنْتَ الَّذِیْ رَبَّیْتَ ذَا الْمُلْکِ مُرْضَعًا ❁ وَلَیْسَ لَـهُ أُمٌّ سِوَاکَ وَلَا أَبُ

وَكُنْتُ لَـهُ لَیْثَ الْعَرِیْنِ لِشِبْلِهِ ❁ وَمَالَکَ إِلَّا الْهِنْدُ وَإِنِّیْ مِخْلَبُ

لَقِیْتَ قَنَاعَنْهُ بِنَفْسٍ کَرِیْمَةٍ ❁ إِلَی الْمَوْتِ فِی الْهَیْجَا مِنَ الْعَارِ تَهْرُبُ

(الف): اشعار با اعراب لکھ کر ترجمہ کریں۔

(ب): "ذالملک" کا مصداق متعین کریں نیز دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): خط کشیدہ الفاظ کی مکمل تحقیق کریں، مذکورہ شعر کس کی تعریف میں پڑھے گئے ہیں؟

الجواب

(الف):

ترجمہ: تُو نے ہی شیر خوارگی کی حالت میں بادشاہ کی دیکھ ریکھ کی تھی، اور تیرے سوا اس کا کوئی ماں باپ نہ تھا۔

اس کے لیے ایسے محافظ تھا جیسے جنگل کا شیر اپنے بچے کا، اور تیرا پنجہ ہندوستانی تلوار کے سوا کوئی اور چیز نہ تھی۔

تُو نے اپنی اس شریف طبیعت کے ذریعے اس کے دفع میں نیزوں کا سامنا کیا، جو جنگ میں عار سے بھاگ کر موت کی پناہ لیا کرتی ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

"ذا الملک" سے مراد کافور کے مولیٰ کا وہ بچہ ہے جسے اس کے والدین کی وفات کے بعد کافور نے پالا پوسا تھا۔

مطلب: یعنی آپ نے ہر ممکن ایک جاں باز شیر کی طرح بادشاہ کی حفاظت کی ہے، اور اس کی دیکھ ریکھ میں کسی قسم کی کوئی کسر نہیں چھوڑی، جس طرح شیر اپنے پنجوں کے ذریعے اپنے بچوں کی حفاظت کرتا ہے، اسی طرح آپ نے تلوار کے پنجے سے اس بچے کی دیکھ بھال کی ہے۔

(ج):

ربیت: (تفعیل) پرورش کرنا، پالنا۔

مرضعا: شیرخوار، مرضع (ض، ف) دودھ پینا۔

أم: ماں جمع امہات، لیث شیر، جمع لیوث.

شبل: شیر کا بچہ، جمع اشبال و شبال.

مخلب: پنجہ، جمع مخالب.

لقیت: (س) ملاقات کرنا، مراد نیزوں کا سامنا کرنا۔

ھیجا: لڑائی، جنگ، مراد میدانِ جنگ۔

تھرب: ھرب (ن) بھاگنا۔

مذکورہ شعر: متنبّی نے ماہِ شوال ۳۴۷ھ میں کافور کی تعریف کرتے ہوئے کہے ہیں۔

سوال ۳/۵۳، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۵٦

يُضَاحِكُ فِيْ ذَاالْعِيْدِ كُلٌّ حَبِيْبَهُ ❁ حِذَائِيْ وَأَبْكِيْ مَنْ أُحِبُّ وَأَنْدُبُ

أَحِنُّ إِلٰى أَهْلِيْ وَأَهْوىٰ لِقَاءَهُمْ ❁ وَأَيْنَ مِنَ الْمُشْتَاقِ عَنْقَاءُ مُغْرِبُ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ إِلَّا أَبُو الْمِسْكِ أَوْهُمُ ۞ فَإِنَّكَ أَحْلَىٰ فِي فُؤَائِدِيْ وَأَعْذَبُ

(الف): ذکر کردہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔

(ب): دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: اس عید میں ہر کوئی میرے سامنے اپنے محبوب کے ساتھ ہنس کھیل رہا ہے، جب کہ میں اپنے محبوب کو رو رہا ہوں اور اس پر آنسو بہا رہا ہوں۔

میرے دل میں اپنے اہلِ خانہ کے لیے تڑپ ہے اور میں ان سے ملاقات کا متمنی ہوں، لیکن کہاں ایک آرزومند اور کہاں دُور جانے والا عنقاء۔

اگر ایسا ہے کہ کافور یا اہلِ خانہ دونوں میں سے صرف کسی ایک ہی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے تو یقیناً آپ میرے دل کے لیے زیادہ شیریں اور میٹھے ہیں۔

(ب):

یعنی جس طرح عنقاء سے وصال اور اس کی تلاش دُشوار ہے اسی طرح میں بھی ہزار ہا کوششوں کے باوجود بھی میں اپنے اہل خانہ سے نہیں مل پا رہا ہوں، جبکہ حالت یہ ہے کہ ہر آن میرا دل ان سے ملاقات کے لیے بے چین رہتا ہے، اور ہمہ وقت ان کے دیکھنے کی اُمنگ جواں رہتی ہے کاش کافور اس سلسلے میں میری رہنمائی کرتے اور مجھے میرا مطلوب عطا کر کے میرے اپنوں سے ملا دیتے۔

(ج):

ف تفریعیہ، ان شرطیہ، لم یکن فعل تام، إلا حصریہ، أبو المسک اضافت کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بعد معطوف علیہ، أو عاطفہ، هم معطوف پھر لم یکن کا فاعل، جملہ ہوکر شرط، ف جزائیہ، إن حرفِ مشبہ بالفعل، ک اس کا اسم، احلٰی اسم تفضیل، فی فؤادی مضاف مضاف الیہ ہوکر جار مجرور أحلٰی کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر معطوف علیہ، و عاطفہ، اعذب اسم تفضیل معطوف پھر إن کی خبر، جملہ اسمیہ ہوکر جزا، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

سوال/۵۴، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۶۰

وَلٰكِنَّهُ طَالَ الطَّرِيْقُ وَلَمْ أَزَلْ ❁ أُفَتَّشُ عَنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَيُنْهَبُ
فَشَرَّقَ حَتّٰى لَيْسَ لِلشَّرْقِ مَشْرِقٌ ❁ وَغَرَّبَ حَتّٰى لَيْسَ لِلْغَرْبِ مَغْرِبُ
إِذْ قُلْتُهُ لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ وُصُوْلِهِ ❁ جِدَارٌ مُعَلًّى أَوْخِبَاءٌ مُطَنَّبُ

(الف): اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): "لٰكنّهٗ" میں "ہٗ" ضمیر کا مرجع متعین کریں اور دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: لیکن (میں کیا کروں) راہ مصر دراز تھی، اور مجھ سے اس کلام کا مطالبہ کیا جاتا رہا، اور اسے ہر آن لوٹا جاتا رہا۔

میرا شعر پورب میں وہاں تک پہونچا جہاں پورب ختم ہوگیا، اور میرا شعر پچھّم میں وہاں تک پہونچا جہاں پچھّم ختم ہوگیا۔

جب میں اشعار کہتا ہوں تو اس کو کانوں تک پہونچنے سے نہ کوئی بلند دیوار روک سکتی ہے اور نہ ہی کوئی نصب کردہ خیمہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

لکنہٗ: میں ''ہ'' ضمیر کا مرجع مصر ہے۔

مطلب: یعنی دنیا کے کونے کونے میں میرے اشعار پہنچ گئے اور ہر طرف میری شہرت کا چرچا ہونے لگا، جگہ جگہ سے ہدایا تحائف بھی آنے لگے، اور لوگ مجھے دیکھنے اور مجھ سے ملنے کے لیے بے چین ہوگئے، للہذا اے کافور تم مجھے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھو کہ میں ازخود تمہارے پاس آیا ہوں، تمہیں نہیں آنا پڑا۔

(ج):

إذا شرطیہ، قلت فعل فاعل، ہ مفعول بہ جملہ ہو کر شرط، لم یمتنع فعل، من حرف جر، وصولہ مرکب اضافی کے بعد مجرور ہو کر یمتنع کا فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، جملہ شرطیہ جزائیہ ہے۔

سوال/۵۵، دیوانِ متنبّی صفحہ: ٦٥

أَلْعَبْدُ لَيْسَ لِحُرٍّ صَالِحٍ بِأَخٍ ❁ لَوْ أَنَّهُ فِيْ ثِيَابِ الْحُرِّ مَوْلُوْدُ

لَاتَشْتَرِ الْعَبْدَ إِلَّا وَالْعَصَامَعَهُ ❁ إِنَّ الْعَبِيْدَ لَأَنْجَاسٌ مَنَاكِيْدُ

مَاكُنْتُ أَحْسَبُنِيْ أَبْقٰى إِلٰى زَمَنٍ ❁ يُسِيْءُ بِيْ فِيْهِ عَبْدٌ وَهُوَ مَحْمُوْدُ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): پہلے شعر کا مطالب تحریر کریں۔

(ج): دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: غلام کسی نیک شریف آزاد شخص کا بھائی نہیں ہوسکتا، اگرچہ اس کی پیدائش آزاد آدمی کے لباس سے ہوئی ہو۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تُو غلام کو مت خرید مگر اس حال میں کہ ڈنڈا اس کے ساتھ ہو، کیونکہ غلام ناپاک اور قلیل الخیر ہوا کرتے ہیں۔

میرا گمان نہیں تھا کہ میں اتنے زمانے تک زندہ رہوں گا، جس میں غلام میرے ساتھ بدسلوکی کرے اور اس کی تعریف کی جائے۔

(ب):

کافور پر طعن کر کے کہتا ہے کہ یہ کلّو ہمیشہ غلام ہی رہے گا خواہ مصر اور سارے عرب پر غاصبانہ حکومت کرے، اور مقتول بادشاہ کے بیٹے سے اس کی برادرانہ نسبت کا حوالہ دینا کسی بھی طرح درست نہیں ہے، اس لیے کہ کافور فطری طور پر ذلیل اور خسیس ہے، لہٰذا آزاد لباسی نہ تو اسے آزاد بنا سکتی ہے اور نہ ہی اس کی پیدائشی خست وحقت کو کم کر سکتی ہے۔

(ج):

لاتشتر فعل فاعل، العبد ذوالحال، إلّا حصریہ، و حالیہ، العصا مبتدا، معہ ترکیب اضافی کے بعد خبر، جملہ اسمیہ ہو کر حال اور مفعول بہ، جملہ خبریہ ہے، إنّ حرف مشبہ بالفعل، العبید اس کا اسم، ل تاکیدیہ، انجاس مناکید مرکب توصیفی کے بعد خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

سوال/۵۶، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۶۸

أَلْحُزْنُ يُقْلِقُ وَالتَّجَمُّلُ يَرْدَعُ ۞ وَالدَّمْعُ بَيْنَهُمَا عَصِيٌّ طَيِّعُ
يَتَنَازَعَانِ دُمُوعَ عَيْنِ مُسَهَّدٍ ۞ هٰذَا يَجِيءُ بِهَا وَهٰذَا يَرْجِعُ
أَلنَّوْمُ بَعْدَ أَبِي شُجَاعٍ نَافِرٌ ۞ وَاللَّيْلُ مُعْيٍ وَالْكَوَاكِبُ ظُلَّعُ

(الف): اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔

(ج): دوسرے شعر کا مطلب تحریر کریں اور ترکیب تحریر کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الجواب

(الف):

ترجمہ: غم ابوشجاع فاتک کی موت پر مجھے بے چین کئے جارہا ہے، اور صبر جمیل مجھے جزع فزع سے روک رہا ہے، اور دونوں کے درمیان آنسوؤں کا حال یہ ہے کہ وہ کبھی نافرمانی کرتا ہے اور کبھی فرمانبرداری۔

وہ دونوں (غم وصبر) ایک مبتلائے بے خوابی کی آنکھ سے آنسوؤں کے سلسلے میں کھینچا تانی کرتے ہیں؛ چنانچہ احساسِ غم آنسوؤں کو رواں کردیتا ہے، جبکہ صبر و ضبط انہیں لوٹا لے جاتا ہے۔

ابوشجاع کے بعد نیند اُڑ چکی ہے رات عاجز ہے اور ستارے بوجھل ہوگئے ہیں۔

(ب):

يقلق: (افعال) بے چین کرنا۔

يردع: رَدَعَ (ف) روکنا، ہٹانا۔

عصي: نافرمان، گنہگار، جمع اعصیان (ض) نافرمانی کرنا۔

طيع: فرمانبردار جمع طُوَّع و طائعون.

يتنازعان (تفاعل) کھینچا تانی کرنا، آپس میں جھگڑنا۔

مسهد: وہ شخص جس کی نیند اُڑ گئی ہو، (تفعیل) بے خوابی میں مبتلا کرنا۔

رجع: (ض) لوٹانا۔

نافر: بدکنے والا، متنفر، (ن، ض) نفرت کرنا، اعراض کرنا۔

معي: اسم فاعل (افعال) تھکانا.

ظلّع: چلنے میں لنگڑانے والا (ف) لنگڑا کر چلنا۔

(ج):

یعنی صبر اور غم کا آنسوں کے متعلق ایک دوسرے کا نزاع ہوتا ہے، غم انہیں جاری رکھ کر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

حزن کی رعایت کرنا چاہتا ہے، اور صبر انہیں روک کر تحمل و برداشت کی تلقین کرنا چاہتا ہے۔

ترکیب: یتنازعون فعل فاعل، دموع عین مسهد اضافتوں کے بعد مفعول بہٖ، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، هذا ابتداء، یجئ فعل فاعل، بھا جار مجرور اور اسی کے متعلق جملہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے، یہی ترکیب دوسرے جملے میں بھی ہے۔

سوال ۵۷، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۲۰۷

مَـازِلْتَ تَخْلَعُهَا عَلٰى مَنْ شَاءَ هَا ❁ حَتّٰى لَبِسْتَ الْيَوْمَ مَالَا تَخْلَعُ
مَـازِلْتَ تَدْفَعُ كُلَّ أَمْرٍ فَادِحٍ ❁ حَتّٰى أَتٰى الْأَمْرُ الَّذِىْ لَايُدْفَعُ
فَظَلِلْتَ تَنْظُرُ لَارِمَاحُكَ شُرَّعٌ ❁ فِيْمَا عَرَاكَ وَلَاسُيُوْفُكَ قُطَّعُ

(الف): مذکورہ اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔
(ب): خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق کریں۔
(ج): پہلے شعر کا مطلب بیان کریں، مذکورہ اشعار کس موقع پر کہے گئے ہیں؟

الجواب

(الف):

ترجمہ: آپ ہمیشہ اپنے جوڑے کو اس شخص کو عطا کرتے تھے، جو اس کو چاہتا تھا، یہاں تک کہ آپ نے آج وہ جوڑا (کفن) زیب تن کر لیا ہے جس کو آپ عطا نہیں کر سکتے۔

آپ ہمیشہ ہر دشوار چیز کو دفع کرتے رہے، یہاں تک کہ آج تجھ پر ایسی چیز پیش آ گئی ہے جس کو دفع نہیں کیا جا سکتا۔

چنانچہ آپ بے بس ہو کر دیکھتے رہے، اور پیش آمدہ مصیبت کے سلسلے میں نہ تو آپ کے نیزے کچھ کام آسکے اور نہ ہی آپ کی تلواریں کام آسکیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

تخلع: خلع (ف) خلعت اور جوڑا دینا۔ فادح: گراں بار، بوجھل، فدح (ف) فدحًا گراں بار بنانا۔ أمر: جمع أمور مسئلہ، مراد مصیبت۔ یدفع: (ف) دفع کرنا۔ شرع: شارع کی جمع، نیزے کو سیدھا کرنا (ف)۔ عرا: عراہ (ن) عروًا پیش آنا۔ قطع: قاطع کی جمع، کاٹ دار، کاٹنے والی چیز۔

(ج):

یا حرفِ ندا، من موصولہ، یبدل فعل فاعل، کل یوم مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، حلۃ مفعول بہ جملہ ہوکر صلہ اور منادیٰ، أنّی بمعنیٰ کیف، رضیت فعل فاعل، (ب) حرفِ جر، حلۃ موصوف، لاتنزع فعل، ھی ضمیر نائب فاعل جملہ ہوکر صفت اور مجرور ہوکر رضیت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہوکر جوابِ ندا، جملہ ندائیہ ہے۔ مذکورہ اشعار: متنبّی نے ابوشجاع فاتک کبیر کے مرثیے میں کہے، مصر سے اپنی روانگی کے بعد۔

سوال/۵۸، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۱۷

وَلَقَدْ أَرَاكَ وَمَاتُلِمُّ مُلِمَّةٌ ۞ إِلَّا نَفَاهَا عَنْكَ قَلْبٌ أَصْمَعُ

وَيَدٌ كَأَنَّ قِتَالَهَا وَنَوَالَهَا ۞ فَرْضٌ يَحِقُّ عَلَيْكَ وَهُوَ تَبَرُّعُ

يَامَنْ يُبَدِّلُ كُلَّ يَوْمٍ حُلَّةً ۞ أَنّٰى رَضِيْتَ بِحُلَّةٍ لَاتُنْزَعُ

(الف): اعراب لگاکر ترجمہ کریں۔

(ب): پہلے اور دوسرے شعر کا مطلب تحریر کریں۔

(ج): تیسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: آپ کے متعلق میرا ہمیشہ کا یہ مشاہدہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی حادثہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

پیش آیا تو اسے آپ کی ذات سے ایک بیدار دل نے دُور کر دیا۔
اور ایک ایسے ہاتھ نے دفع کر دیا ایسا لگتا ہے کہ اس کی لڑائی اور اس کی بخشش آپ کے اوپر فرضِ عین تھی، حالانکہ وہ کام ان پر مستحب تھا۔
اے وہ شخص جو ہر دن ایک نیا لباس تبدیل کیا کرتا تھا کس طرح ایک نا قابل تبدیل جوڑے پر راضی ہو گیا۔

(ب):

یعنی جب بھی آپ کی زندگی میں کوئی ناگہانی حادثہ یا مصیبت پیش آتی تھی تو آپ اسے انتہائی بیدار مغزی کے ساتھ دفع کر دیا کرتے تھے اور اپنے ہاتھوں سے وہ نمایا جوہر دکھلایا کرتے تھے ایسا لگتا ہے کہ اس جنگ کو ختم کر کے دشمنوں کو مار بھگانا اور اپنے مداحوں میں لطف وکرم کی بارش برسانا آپ پر واجب اور ضروری تھا، حالانکہ یہ سب چیزیں مستحبات اور نوافل کے قبیل سے ہوا کرتی تھیں۔

(ج):

یا حرفِ ندا، من موصولہ، یبدل فعل فاعل، کل یوم مرکب اضافی کے بعد مفعول فیہ، حلۃ مفعول بہ، جملہ ہو کر صلہ اور منادیٰ، أنّی بمعنیٰ کیف، رضیت فعل فاعل، ب حرفِ جر، حلۃ موصوف، لاتنزع فعل، ھی ضمیر نائب فاعل جملہ ہو کر صفت اور مجرور ہو کر رضیت کے متعلق، جملہ فعلیہ ہو کر جوابِ ندا، جملہ ندائیہ ہے۔

سوال/۵۹، دیوانِ متنبّی صفحہ: ۷۵

أَوْ حَلَّ فِـيْ رُوْمٍ فَـفِيْهَا قَيْصَـرٌ ❁ أَوْ حَـلَّ فِـيْ عَـرَبٍ فَـفِيْهَا تُبَّعُ
قَـدْ كَـانَ أَسْرَعَ فَارِسٍ فِيْ طَعْنَةٍ ❁ فَـرَسًـا وَلٰـكِـنَّ الْـمَنِيَّةَ أَسْـرَعُ
لَا قَـلَّبَـتْ أَيْـدِ الْـفَـوَارِسِ بَعْدَهُ ❁ رُمْـحًـا وَلَا حَـمَلَتْ جَوَادًا أَرْبَعُ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف): مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب): دوسرے شعر کا مطلب بیان کریں۔

(ج): دوسرے شعر کی ترکیب کریں۔

الجواب

(الف):

ترجمہ: یا اگر وہ روم میں فروکس ہوتا تو ان میں قیصر ہوتا، یا اگر عرب میں فروکش ہوتا تو ان میں تبع ہوتا۔

وہ شہسواری کے اعتبار سے نیزہ زنی میں انتہائی تیز شہ سوار تھا، لیکن موت اس سے زیادہ تیز رفتار تھی۔

خدا کرے شہسواروں کے ہاتھ اس کے بعد کسی نیزوں کو حرکت نہ دے سکیں، اور نہ ہی کسی عمدہ گھوڑے کے پاؤں انہیں کام آسکیں۔

(ب):

یعنی ہمیشہ میدانِ جنگ میں ممدوح نمایا جو ہر دکھلایا کرتا تھا، اور پلک جھپکتے ہی صف کی صف کو زمین پر گرا دیتے تھے، کسی دشمن کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کا مقابلہ کرے، مگر موت کے سامنے انتہائی لاچار اور بے بس ہوکر ابوشجاع نے ہتھیار ڈال دیئے، اس لیے کہ موت ان سے بڑے سے بڑے بہادروں کو ختم کرچکی ہے۔

(ج):

قد برائے تحقیق، کان فعلِ ناقص، ہو ضمیر اس کا اسم، اسرع اسم تفضیل مضاف، فارس مضاف الیہ، فی طعنة جار مجرور ہوکر اسرع کے متعلق، شبہ جملہ ہوکر ممیز، فرسًا تمیز، پھر کان کی خبر، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، و عاطفہ، لکن حروفِ مشبہ بالفعل، المنیة اس کا اسم، اسرع خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa